رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے لوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور بیرنگ خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفے از جان مسلم داشتن

جلد ۲۱ - اڈیٹر ابو الوفاء ثناء اللہ - نمبر ۴

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست ... سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیردار ... ... لـــے
عام خریداران سے ... ... ــــہ
ششماہی ... ... ــــ
ممالک غیر سے سالانہ ۹ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا

فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر - ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۲۳ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) عید میلاد النبی میں نفل با جماعت ص ۱-۲
(۲) دجال معہود ایک انسان ہے کہ ایک جماعت ص ۳-۲
(۳) نظام الکلام ص ۳-۴
(۴) شیعہ نامہ نگار کا غلط بیان ص ۵
(۵) شعار اسلام ص ۵-۶
(۶) سابق شراب کی نجاست یا ... ؟ ص ۶ تا ۸
(۷) ضرور ی اپیل ص ۹
(۸) قابل توجہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس ص ۹
(۹) جماعت اہلحدیث کلکتہ ص ۹
(۱۰) فتاوے ... ... ص ۱۰
(۱۱) ملکی مطلع ص ۱۱-۱۲
(۱۲) متفرقات ص ۱۳
(۱۳) انتخاب الاخبار ص ۱۴
(۱۴) اشتہارات ص ۱۵-۱۶

عید میلاد النبی

میں

نفل باجماعت

مسلمانوں کے مابین گو مسائل میں اختلاف ہے اختلاف بھی اتنا کہ زمین و آسمان کی دوری اُسکے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ایک مشرق کو جاتا ہے تو دوسرا مغرب کو۔ ایک اوپر کو جاتا ہے تو دوسرا نیچے کو۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ مابہ النزاع (اختلافی امور) میں فیصلہ کرنے کیلئے مابہ الفصل (فیصلہ کن) امر ان میں متفق علیہ پایا جاتا ہے ہمارے خیال میں ایک منصف مزاج ان اختلافات کو بغور دیکھے اور مسلمانوں کے معتقدات پر نظر غائر کرے تو ان میں اختلافات اُسی نوع کے پائیگا جس نوع کے ماتحت عدالتوں میں ہوتے ہیں۔ جنکے فیصلے کیلئے عدالت عالیہ (ہائی کورٹ) کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے۔ الحمد۔ مسلمانوں میں بھی یہ اصول متفقہ ہے جس پر تمام سلف خلف۔ متقدمین اور متاخرین چلے آئے ہیں کہ مسائل شرعیہ میں سب سے مقدم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنکی بابت کسی بزرگ نے بہت خوب کہا ہے ؎

اصل دین آمد قال رب ومی قال الرسول
نقل بیہودہ چہ خوانی اے فضول

پس اس متفقہ اصول کے ماتحت ہم ہر ایک اختلافی امر کو فیصلہ آسانی کر سکتے ہیں۔ جسکی صورت یہ ہوگی کہ ہر امر جو پیش آئے جس میں ایک فریق مثبت ہو اور ایک فریق نافی۔ ان دونوں کا بیان سنکر جو فریق بصورت مدعی اپنا بیان دے اُس سے ثبوت طلب کیا جائے۔ کہ اس امر کا ثبوت کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دکھا دو۔ مثال کے طور پر ہم عنوان مثال کا ذکر کرتے ہیں۔

ایک فریق کہتا ہے کہ بارھویں ربیع الاول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی

غازی محمود (مرزائی) کی تازہ تصانیف کفر ... مرزا ... رحمت شکن ... بذریعہ ... منیجر اہلحدیث سے طلب کریں۔

ahmadimuslim.de

خوشی میں یوم عید منایا جائے۔ پھر اسپر مزید یہ ہے جو حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشر والفتن سے خبر آتی ہے کہ وہاں اس عید میلاد میں یہ بھی اضافہ ہو رہا ہے کہ جلوس بحکر ایک مقام پر دو رکعت نفل پڑھتے ہیں۔ پھر اس پر ترقی یہ ہوئی ہے کہ یہ دو رکعت نفل باجماعت پڑھے جانے لگے ہیں چنانچہ اس پر ایک استفتا اخبار "صحیفہ" مورخہ ۲۴ ربیع الاول مطابق ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں چھپا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ۔

"عید میلاد النبی کے روز دو رکعت نفل باجماعت پڑھنے میں بڑی برکت ہے۔ مسلمانوں کی اجتماعی صورت میں دعا قبول ہونے کی توقع ہے۔ فرداً فرداً نفل پڑھنے میں وہ شوکت نہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر جماعت کرانے کا فتوے طلب کیا گیا ہے"

اس استفتا کا جواب اُسی اخبار کی اشاعت ۱۱ ربیع الاول مطابق ۱۲ اکتوبر میں از جانب نائب مفتی صدارت عالیہ شائع ہوا ہے جو اُسی متفقہ اصول پر مبنی ہے جسکی بابت ہم ذکر کر چکے ہیں کہ مسلمانوں میں وہ اصولی فیصلہ کن ہے۔ چنانچہ مفتی صاحب کے کلمات طیبات کا اختصار یہ ہے

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز نوافل کا بہت شوق تھا باوجود شوق کے نوافل کو باجماعت پڑھنے کا دستور نہ تھا۔ پس صورت مسئولہ میں نفل نماز باجماعت ادا کرنا شرعاً بدعت مکروہ ہے۔"

ہم مفتی صاحب کی حق گوئی کا شکریہ ادا کر کے آپکو تھوڑی سی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ جناب موصوف نے جس اصول سے جماعت نفلیہ کو بدعت مکروہ (سیئہ) تحریر فرمایا ہے اُسی اصول کو ذرا گہری نظر سے دیکھیں تو اُس روز خود دوگانہ نفل پڑھنا بلکہ اُس روز کو مذہبی عید بنانے کا بھی یہی حکم اخذ ہو سکتا ہے کہ۔

چونکہ زمانہ رسالت بلکہ عہد خلافت میں بھی یوم ولادت باسعادت کو عید نہیں بنایا گیا بلکہ کسی کو اسکی تاریخ بھی پختہ معلوم نہ تھی۔ اسلئے جماعت نفلیہ کی طرح خود نفل خوانی بلکہ سرے سے یوم میلاد کا مذہبی شکل میں عید میلاد بنانا بھی بدعت سیئہ ہے۔

اگر ہم اس کی تفصیل ان لفظوں میں کریں تو کر سکتے ہیں کہ اسلام کا عروج جب زمانہ خلافت راشدہ میں ہوا تھا پھر نہیں ہوا۔ تاریخ اسلام شہادت دیتی ہے کہ بعد خلافت راشدہ کے ممالک تو بکثرت مفتوح ہوئے مگر شان اسلامی جیسی اُس زمانہ میں نمایاں تھی کسی زمانہ میں نہیں ہوئی۔ ہر ایک اسلامی شعار کی حفاظت کامل تھی۔ کیا مجال کہ کسی شعار اسلام کو نقصان پہنچ جائے باوجود اسکے اس زمانہ میں عید میلاد کا ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ تاریخ اسلام دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں تاریخ ولادت کے جاننے پر بھی کسی کا خیال نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مورخین میں یوم ولادت کی تاریخ میں اختلاف ہے (تاریخ ابن خلدون ملاحظہ ہو) اسکے بعد ائمہ محدثین اور مجتہدین کا زمانہ آیا اور تصنیفات اسلامیہ کا شیوع ہوا۔ جن کی بیش بہا خدمات سے آج اسلام کی تعلیم بفضلہ تعالٰے اپنی اصلی صورت میں نظر آتی ہے۔ مگر ان اساطین دین اور ائمہ اسلام (شکر اللہ سعیہم) کی تصنیفات لطیفہ میں سے کسی تصنیف میں بھی مسئلہ عید میلاد نہیں ملتا۔ نہ کتب حدیث میں نہ فقہ میں نہ علم عقائد میں نہ تصوف وغیرہ میں۔

پھر بقول مفتی صاحب موصوف سرے سے عید میلاد اور دوگانہ نفل کے بدعت سیئہ ہونے میں کیا شبہ ہے۔

ہمارے برادران اسلام آجکل ایک اصولی غلطی کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ "چونکہ یہ کام ایسا ہے کہ اس سے اسلام کی شان تازہ ہوتی ہے اسلامی شعار نمایاں ہوتے ہیں۔ لہذا یہ کام کرنا چاہئیے"

اسمیں ایک اصولی غلطی ہے وہ یہ کہ امت کو مثل رعایا کے قانون سازی کا اختیار نہیں بلکہ تعمیل قانون کا حکم ہے۔ یعنی جسطرح بادشاہ اور اسکی منتظمہ مجلس کو قانون سازی کا حق ہے اور رعیت پر فرمانبرداری کا فرض۔ اسی طرح شرعیات میں اجراء احکام شرعیہ کا حق شارع (علیہ السلام) کو ہے اور امت پر فرمانبرداری فرض ہے اسی لئے قیاس مجتہد کے لئے بھی کسی مقیس علیہ شرعی کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ خالی خولی قیاس ایجاد حکم ہے جو شرعی اصطلاح میں افتراء علی اللہ ہے۔ جسکی بابت ارشاد ہے۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ۔ (کیا ان لوگوں کے مقرر کردہ شریک ہیں جنہوں نے دین میں انکو ایسے امور کی اجازت دے رکھی ہے جسکی خدا نے نہیں دی ہے)

مختصر یہ کہ اگر اُن اصول کی پابندی کیجائے جن کی بنا پر مفتی صاحب نے جماعت نفل کو بدعت سیئہ لکھا ہے تو کچھ شک نہیں کہ اُن اصول کی پابندی میں (جنکی پابندی کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے) یوم میلاد میں دوگانہ نفل ادا کرنا بلکہ خود عید میلاد منانا بھی بدعت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کل محدث بدعة وکل بدعة ضلالة
وکل ضلالة فی النار۔

خدا جزائے خیر دے شیخ سعدی مرحوم کو کیا خوب فرما گئے ہیں ؎

بہ پندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پے مصطفٰے

قادیانی مشن

دجال معہود ایک انسان ہے نہ کہ ایک جماعت

اس مضمون کا پہلا حصہ گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ جسمیں مرزا صاحب کا دعوے دکھایا گیا ہے کہ وہ دجال ایک گروہ کو کہتے ہیں اور اس پر دلیل ایک روایت لاتے ہیں جسمیں رجال (بازاد) کو دجال (بالدال) بنایا گیا ہے۔ اسکے متعلق مختلف کتب حدیث سے روایات دکھائی گئیں۔ آج کے حصہ میں مرزا صاحب

تعلیم القرآن - بالاجمال قرآن شریف کی تعلیم کا بیان ۱۲/

ahmadimuslim.de

کی دلیل نقل کرکے تردید کیجاتی ہے۔ (اڈیٹر)

کنز العمال نامی کتاب کی جلد ساتویں (مطبوعہ ۱۳۱۴ھ مطبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن) کے صفحہ ۱۸۳ پر ایک روایت ان الفاظ میں لکھی ہے۔

یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلی من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عزوجل ابی یغترون ام علی یجترون حتی حلفت لابعثن علی اولئک منھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیران۔ (ت عن ابی ھریرۃ)

غرض یہ کہ کنز العمال جلد ۷ کے صفحہ ۱۸۳ پر مندرجہ بالا عبارت لکھنے میں چھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے مریدوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے یہی غلط چھپی ہوئی عبارت اپنی اپنی کتابوں میں نقل کردی ہے۔

غلطی نمبر ۱۔ سنن ترمذی صفحہ ۳۳۶ پر لفظ (رجال بالراء) ہے مگر کنز العمال $\frac{7}{183}$ پر غلطی سے (دجال بالدال) چھپ گیا ہے۔ دیکھئے جائزۃ الترمذی $\frac{2}{151}$ منتخب کنز العمال $\frac{6}{6}$۔ مشکوٰۃ مترجم $\frac{2}{5}$۔ مرقاۃ $\frac{5}{5}$۔ اشعۃ اللمعات $\frac{3}{298}$۔ مظاہر حق $\frac{3}{243}$۔ کتاب الترغیب والترہیب $\frac{1}{18}$۔ اور کتاب تیسیر الوصول $\frac{3}{55}$ پر لفظ (رجال بالراء) ہی موجود ہے۔

غلطی نمبر ۲۔ سنن ترمذی صفحہ ۳۳۶ پر لفظ (اللین) ہے مگر کنز العمال $\frac{7}{183}$ پر لفظ (الدین) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۳۔ سنن ترمذی صفحہ ۳۳۶ پر لفظ (السکر) ہے مگر کنز العمال $\frac{7}{183}$ پر لفظ (العسل) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۴۔ سنن ترمذی صفحہ ۳۳۶ پر لفظ (فبی) ہے مگر کنز العمال $\frac{7}{183}$ پر لفظ (حتی) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۵۔ سنن ترمذی صفحہ ۳۳۶ پر الفاظ (یقول اللہ) ہیں مگر کنز العمال $\frac{7}{183}$ پر الفاظ (یقول اللہ عزوجل) ہیں۔

غلطی نمبر ۶۔ کنز العمال $\frac{7}{183}$ پر لکھا ہے (ن عن ابی ھریرۃ) یعنی نسائی نے روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ حالانکہ یہ روایت سنن نسائی میں نہیں ہے۔ بلکہ سنن ترمذی میں ہے دیکھئے منتخب کنز العمال جلد ۶ کے صفحہ ۶ پر صحیح کرکے لکھا گیا ہے کہ (ت عن ابی ھریرۃ)

افسوس صد افسوس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں پر ہے کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا ہے بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۳ پر غلط عبارت نقل کی ہے اور کسی نے عقل و فکر سے کام نہیں لیا۔

اب میں تین دلائل اس بارے میں پیش کرتا ہوں کہ یورپ کے عیسائی لوگ دجال نہیں ہیں۔

دلیل نمبر ۱ عسل مصفیٰ (مصنفہ مرزا خدابخش احمدی) حصہ دوم صفحہ ۳ پر (بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۰) لکھا ہے۔

"حاکم اور ابن عساکر نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے:

"کانا دجال اصفہان کے یہودیوں میں سے نکلیگا۔ اور اس کی آنکھ سیدھی جانب پھوٹی ہوگی۔"

دلیل نمبر ۲ عسل مصفیٰ حصہ دوم صفحہ ۲۴۶ پر (بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۶) لکھا ہے

"اللہ تعالیٰ دجال کو شام میں ایک ٹیلے پر جسکو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسےٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائیگا۔"

دلیل نمبر ۳ عسل مصفیٰ حصہ دوم صفحہ ۲۹۸ پر (بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۹) لکھا ہے

"طبرانی نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اُسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایک آدمی کے سبب سے ابتلا میں پڑوگے۔ کیونکہ اُسکے واسطے زمین کی نہریں اور پھل مسخر کردئے گئے جسکو وہ قتل دیگا اُسکو کافر بنادیگا۔ اور جو اُسکی نافرمانی کریگا تو روٹی اُسپر حرام کریگا اور روک رکھیگا اللہ تعالےٰ مومنوں کو اُسدن محفوظ رکھیگا جس طرح ملائکہ کو تسبیح کے ذریعہ محفوظ رکھتا ہو اور اُسکی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ جسکو لکھا پڑھا اور ان پڑھ بھی پڑھ لیگا۔"

(حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر)

اہلحدیث اس مضمون کے متعلق "اہلحدیث" میں بڑی بحث ہو چکی ہے جسمیں مبلغ تین سو انعام رکھا گیا۔ بلکہ امین کے پاس رکھکر قادیان رسید بھی بھیجوادی تھی۔ جسکا مطلب یہ تھا کہ مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی پیش کردہ حدیث (یخرج دجال یختلون) معہ ... کسی کتاب صحیح الطبع میں دکھادیں تو لودیانہ کا دیا ہوا تین سو انعام ہم سے وصول کرلیں۔ جو آجتک نہ کرسکے اور نہ آئندہ کرسکینگے ہم اس انعام کیلئے کوئی مدت نہیں لگاتے مگر قسط وار اوقات تقسیم کرتے ہیں۔ چھ ماہ تک دکھادیں تو پچھتر۔ چھ ماہ سے بعد سال تک تین سو۔ سال بعد دو سال تک دو ... دو سال بعد تین سال تک ایک سو۔ تین کے بعد پانچ روپیہ تاحیات۔ (انشاء اللہ)

احمدی دوستو! تمہیں کیا ہوا کہ تم لوگ مرزا صاحب کی تعلیم تو دنیا کے دور دراز حصوں میں پہنچاتے ہو۔ مگر اُنکی صداقت اور کیفیت مروایت اُنکی ثقاہت ثابت کرنے پر توجہ نہیں کرتے۔ کیا ہمیں اجازت دوگے کہ ہم تمہاری اس خاموشی سے یہ نتیجہ برآمد کریں کہ "مرزا صاحب وضاع حدیث تھے"

نظام الکلام

گذشتہ پرچوں میں ذکر آچکا ہے کہ جس حدیث میں ذکر ہے امام جب پڑھے تو چپ رہو (اذا قرء فانصتوا) اس روایت کو محدثین نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ابوہریرہ والی روایت کا جواب پہلے ہو چکا ہے آج ابوموسےٰ اشعری والی روایت کا جواب درج ہے۔ (اڈیٹر)

حدیث حضرت ابوموسیٰ اشعری اب حضرت ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ والی حدیث کا حال بھی سُن لیجئے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد۔ امام دارقطنی۔ امام مسلم۔ امام احمد۔ امام ابن ماجہ نے مختلف طریقوں سے روایت کیا۔ حضرت ابوموسےٰ سے حطان بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ اور اُن سے یونس بن جبیر اور اُن سے قتادہ پھر قتادہ سے اُن کے بہت سے شاگرد روایت کرتے ہیں۔ مثلاً ابوعوانہ۔ سعید بن ابی عروبہ۔ ہشام دستوائی

حمائل شریف مترجم و محشی۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین اور حاشیہ موضح القرآن از شاہ عبدالقادر مجلد جرمی ... حمائل شریف حلبی معرٰے مجلد جرمی خوبصورت ... قرآن شریف سادہ مجلد ... وغیرہ
ہر ایک ترجمہ کے قرآن ... اور اسلامی کتابیں ارزاں خریدیں۔ ... مفت فہرست منگوالیں۔ اسلامی بیوپاری و تاجران سے خاص رعایت۔ کتب خانہ لمعات محمدیہ امرتسر

شعبہ - ہمام - ابان - عدی بن ابی عروبہ - اور سلیمان تیمی - اس حدیث میں الفاظ واذا قرء فانصتوا قتادہ سے اسکے کسی شاگرد نے سوائے سلیمان کے روایت نہیں کئے - ان سب کی روایتوں کے دیکھنے کیلئے ملاحظہ ہو صحیح مسلم باب التشہد صفحہ ۱۷۴ جلد اول - سُنن دارقطنی جلد اول صفحہ ۱۲۵ - سُنن ابو داؤد جلد اول صفحہ ۱۳۹ مطبوعہ ۱۲۷۱ھ باب التشہد - مسند امام احمد صفحہ ۴۰۱ و صفحہ ۴۰۵ و صفحہ ۴۰۹ و صفحہ ۴۱۵ جلد چہارم - سُنن ابن ماجہ صفحہ ۹۱ باب اذا قرء الامام فانصتوا -

اُن کتابوں میں سے کسی کتاب میں بھی قتادہ کے اتنے شاگردوں میں سے سوائے سلیمان تیمی کے کسی شاگرد سے یہ الفاظ مروی نہیں ہیں - چنانچہ اس امر کی تصریح خود انہی کتابوں میں سے صحیح مسلم - سُنن ابی داؤد اور سُنن دارقطنی میں سلیمان کی روایت کے ساتھ ہی مذکور ہے - پس بموجب اصول حدیث کے سلیمان کی روایت شاذ ہوئی اور حدیث صحیح کیلئے ضروری ہے کہ وہ شذوذ سے مبرا ہو - لہذا سلیمان کی روایت کثیر جماعت حفاظ کے مقابلہ میں قابل احتجاج نہ رہی -

دیگر یہ کہ سلیمان تیمی علاوہ اس حدیث میں منفرد ہونے کے مدلس بھی ہے - چنانچہ خاتمۃ الحفاظ طبقات المدلسین میں فرماتے ہیں

سلیمان بن طرخان التیمی تابعی مشہور من صغار تابعی اھل البصرۃ وکان فاضلاً وصفہ النسائی وغیرہ بالتدلیس -

(مرتبہ ثانیہ صفحہ ۱)

اسی طرح تہذیب التہذیب میں بھی یحیٰے بن معین کے قول سے اُسے مدلس لکھتے ہیں - (جلد ۴ صفحہ ۲۰۲)

دیگر یہ کہ خود قتادہ بھی مدلس ہیں - خاتمۃ الحفاظ طبقات میں مرتبہ ثالثہ کے مدلسین میں قتادہ کو بھی شمار کر کے لکھتے ہیں

مشہور بالتدلیس وصفہ بہ النسائی وغیرہ (صفحہ ۳)

اسی طرح تہذیب التہذیب اور خلاصہ اور میزان میں بھی انکو مدلس قرار دیا ہے - پس چونکہ سلیمان قتادہ سے بصیغہ عن روایت کرتے ہیں اور قتادہ بھی یونس بن جبیر سے بصیغہ عن روایت کرتے ہیں - اور یہ دونوں مدلس ہیں - اسلئے انکی یہ روایت یوں بھی مقبول نہیں ہو سکتی - چہ جائیکہ شاذ ہو کر بھی مقبول ہو سکے جیسا کہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں لکھ دیا -

سنیے ! امام المحدثین امام بخاری جزء القرأت میں اسی روایت کی نسبت لکھتے ہیں

ولم یذکر سلیمان فی ھذہ الزیادۃ سماعاً من قتادۃ ولا قتادۃ من یونس بن جبیر - (صفحہ ۶ مطبوعہ لاہور)

یعنی اس زیادۃ (واذا قرء فانصتوا) (کی روایت) میں سلیمان نے قتادہ سے اور قتادہ نے یونس بن جبیر سے سماع ذکر نہیں کیا - یعنی دونوں نے بصیغہ عن ذکر کیا ہے -

امام المحدثین کی یہ تحریر تو شاید آپکو خوش نہ لگے اسلئے آپ کو آپ کے گھر کی شہادت دکھائیں - کہ قتادہ مدلس ہے - اور اس کی معنعن روایت حنفیوں کے نزدیک قابل حجت نہیں -

علامہ ابن الترکمانی جو حنفی مذہب کے بڑے موید ہیں الجوہر النقی میں امام بیہقی کے جواب میں مسئلہ قنوت رمضان میں فرماتے ہیں

وقتادۃ مدلس وقد عنعن (جلد اول صفحہ ۲۱)

بس اب تو میدان صاف ہو گیا اور آپ کا قول کہ ان دونوں حدیثوں میں کوئی جرح نہیں نہ از روئے ضعف رواۃ کے نہ از روئے شذوذ و نکارت - بالکل غلط ہے - اور حدیث کی کتابوں پر نظر نہ رکھنے اور اُن محدثین کے اقوال نہ جاننے کے سبب ہے -

دیگر ائمہ حدیث کے اقوال

اسکے بعد ہم دیگر ائمہ حدیث کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں - جو اس زیادۃ اذا قرء فانصتوا کو شاذ و غیر محفوظ اور وہم قرار دیتے ہیں -

(۱) امام الدنیا فی الحدیث کی کتاب جزء القرأت میں حضرت ابوموسیٰ رضی کی حدیث کے بیان میں ہے -

(۱) روی ھشام وسعید وھمام وابوعوانۃ وابان بن یزید وعبیدۃ عن قتادۃ ولم یذکروا اذا قرء فانصتوا (صفحہ ۶)

اور اس کے ایک ورق بعد حضرت ابوہریرہ رضی کی روایت کے متعلق لکھا ہے -

(۲) روی ابوخالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم وغیرہ عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ وزاد فیہ واذا قرء فانصتوا ۔

(۳) وروی عبداللہ عن اللیث عن ابن عجلان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ وعن ابن عجلان عن مصعب بن محمد والقعقاع وزید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (حدثنا محمود ثنا البخاری قال) ثنا عثمان قال ثنا بکر عن ابن عجلان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکروا فانصتوا ولم یعرف ھذا من صحیح حدیث ابی خالد الاحمر قال احمد اراہ کان یدلس (صفحہ ۶۴) **یعنی** روایت کیا ابوخالد احمر نے ابن عجلان سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے ابوصالح سے اُسنے ابوہریرہ سے اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ امام اسلئے بنایا جاتا ہے کہ اُسکی اقتدا کی جائے - اس روایت میں اُسنے واذا قرء فانصتوا زیادہ کیا ہے - اور روایت کیا عبداللہ نے لیث سے اُسنے ابن عجلان سے اُسنے ابوالزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابوہریرہ سے اور اسیطرح امام لیث نے ابن عجلان سے اُسنے مصعب بن محمد سے اور قعقاع اور زید بن اسلم سے ان سبنے ابوصالح سے اُسنے ابوہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا - امام بخاری فرماتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہمسے عثمان نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر نے اُسنے ابن عجلان سے اُسنے ابوالزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابوہریرہ

سلہ مولانا انور شاہ صاحب نے فصل الخطاب میں سلیمان تیمی کی روایت کی تائید میں بہت زور لگایا ہے - لیکن جو امور انکی اور قتادہ کی بابت ہمنے ذکر کئے ہیں ان کا ذکر نہیں کیا - اگر ان امور کو ذکر کرکے جواب دیتے تو فریقین کے وجوہات کو زیر نظر رکھ کر فیصلہ آسانی سے ہو سکتا - ۱۲ منہ

سلہ مطابق اصل ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

شیعہ نامہ نگار کا غلط بیان

اخبار اثنا عشری ۱۵، اکتوبر ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں عنوان اہلحدیث کی غلط بیانی کے متعلق تحریر کرتا ہے کہ مقام جنڈ ضلع اٹک میں کسی شیعہ مذہب نے توبہ نہیں کی ہے۔ یہ واقعہ تو عوام کا ہے شیعہ نامہ نگار اگر باصغر کے واقعات کے حال سے واقف ہوتا تو خدا جانے اسکے پیٹ میں اور کسقدر قولنج کا درد پڑجاتا۔ جناب مولوی شاہ نواز صاحب کے وعظ کی برکت سے مفصلہ ذیل مواضعات میں جسقدر شیعہ تھے سب نے عام مجلس میں توبہ کی ہے۔ فہرست مواضعات درج ذیل ہے۔ شہر جنڈ۔ لنگر ماڑی۔ کوٹ چھجی۔ کندول۔ ناڑہ۔ سگھری۔ بسال۔ پنڈ سلطانی۔ علاقہ گھیپ۔ مروال۔ گران۔ لوحضہ۔ پھرماد۔ برمانہ۔ کامرہ موچیاں۔ ڈھیال۔ میانوالہ۔ ناڑین۔ گنٹ۔ تنگریال۔ اخلاص۔ پنڈی گھیپ۔ وندی۔ نوشہرہ۔ پڑی۔ سروالہ۔ کھوڑ۔ ٹمکیاں۔ دغیرہ وغیرہ۔

اسکے علاوہ دیگر چند بڑے بڑے نواب ورؤسا بھی تائب ہوئے ہیں۔ ابھی سلسلہ بدستور جاری ہے۔ علاقہ جنڈ وجندال وگھیپ میں شیعہ مذہب سے پاک ہوگیا ہے۔ تمام لوگ بے نماز جو تھے اب نماز پنجگانہ کے پابند ہوگئے ہیں۔ جس جس جگہ بھنگ وچرس وحقے پئے جاتے تھے اب بند ہوچکے ہیں۔ خدا کے فضل سے ابھی بہت کچھ امید کامیابی کی ہے۔ (نامہ نگار)

شعار اسلام
مسلمانوں میں باہمی افشاء سلام

(از مولوی ابوحامد محمد عثمان مبلغ انجمن اہلحدیث سکندرآباد دکن)

منجملہ برکات اسلام بہترین ادیان انام ایک افشاء سلام کی برکت بھی ہے۔ کسی دین میں بھی ایسا بابرکت سراپا موجب ایمان ومحبت ومسرت دعائیہ فقرہ مروج نہیں ہے جیسے کہ اسلام میں رواج پذیر رفتہ ہے۔ لہذا ترغیباً وتشویقاً چند احادیث کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔ والمهدی من هدی الله وهو هذا۔

ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے آدم کو پیدا کیا۔ پیدا کرنے کے بعد فرمایا کہ جماعت ملائکہ پر جو بیٹھے ہوئے ہیں جاکر سلام کر۔ پھر سُن جو کچھ وہ تیرے لئے دعا کرتے ہیں۔ وہی تیری اور تیری اولاد کے لئے دعا ہوگی۔ پس آدم نے جاکر السلام علیکم کہا۔ ملائکہ نے جواباً السلام علیک ورحمۃ اللہ کہا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے ورحمۃ اللہ زیادہ کہا۔

ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن پر دوسرے مومن کے چھ حقوق ہیں۔ جب بیمار ہو بیمار پرسی کرنا۔ جب مرجائے جنازہ پر حاضر ہونا۔ جب دعوت دے قبول کرنا۔ جب ملاقات ہو سلام کرنا۔ یرحمک اللہ کہنا جب اسکو چھینک آئے۔ اسکی بھلائی چاہنا جب وہ غائب یا حاضر رہے۔ رواہ النسائی۔

نیز ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم جنتی نہیں ہوسکتے جب تک تم ایماندار نہ ہوگے۔ اور تم ایماندار جب ہی ہوسکتے ہو کہ باہمی محبت پیدا کرو۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرنے لگو تو تم باہم محبوب ہوجاؤ گے۔ تم آپس میں سلام پھیلاؤ۔ رواہ مسلم۔

معلوم ہوا جب تک مسلمان ایک دوسرے کے دوست اور خیرخواہ نہ ہونگے ایماندار کہلانے کے مستحق نہیں ہوسکتے باہمی محبت پیدا ہونیکا بہترین طریقہ افشاء سلام ہے۔ جسکا صلہ دخول دار السلام ہے۔ فللہ الحمد۔ نیز انہی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری والا چلنے والیکو سلام کرے۔ اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو۔ اور قلیل کثیر کو۔ متفق علیہ۔

اس حدیث میں آداب سلام بیان کئے گئے ہیں اس قاعدہ کو ملحوظ رکھنا ضروریات سے ہے۔ گو احیاناً اسکا عکس بھی جائز ہے۔ نیز آپنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو اور گذرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کرے۔ متفق علیہ۔

انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دفعہ لڑکوں پر گذر ہوا آپ نے اُن کو سلام کیا۔ متفق علیہ۔ اس حدیث میں بقاعدہ یسلم الماشی علی القاعد پر عمل کیا گیا ہے اور یسلم الصغیر علی الکبیر کا عکس ہے۔ احیاناً جائز ہے۔

اسامہ بن زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وقت ایسی مجلس پر گذر ہوا جسمیں مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے۔ ان پر آپ نے سلام کیا۔ متفق علیہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب مسلمان اور مشرک کسی مجلس میں باہم بیٹھے یا کسی غرض مجتمع ہوں۔ تو داخل ہونے والا یا گذرنے والا اس مجلس پر سلام کرسکتا ہے۔

ابوسعیدؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا لوگو! راستوں پر نہ بیٹھا کرو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں راستوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ نہ ہو تو ان راستوں کا حق بھی ادا کیا کرو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ راستہ کا حق کیا ہے ارشاد ہو۔ تو آپ نے فرمایا آنکھوں کا بچانا یعنی ناجائز نظر نہ کرنا۔ اور کسی گذرنے والیکو کسی قسم کی اذیت نہ دینا۔ اور سلام کا جواب دینا۔ اور اچھی باتوں کا لوگوں کو حکم کرنا۔ اور ناجائز باتوں سے انہیں منع کرنا۔ متفق علیہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ راستہ یا بازار میں بیٹھنا ہو تو ان باتوں پر عمل واجبات سے ہوگا۔ ورنہ آنکھوں کا گناہ نظر بے ریش لڑکوں یا عورتوں کی طرف سے مفت حاصل ہوگا۔ یا اگر راستہ پر بیٹھا ہوا یا بازار میں ٹھیرا ہوا نظر بد سے بچنا بھی نصیب ہو تو شاید گزرنے والیکو راستہ کی تنگی کی وجہ سے تکلیف پہنچے۔ یا کسی کے سلام کا جواب دینا بوجہ غفلت کے نہ ہوسکے یا کسی کو اچھی بات کا حکم کرنا یا بری بات سے روکنا باوجود ضرورت کے چھوٹ جائے۔ لہذا ان آفات پر نظر فرماکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ پر بیٹھنے سے لوگوں کو منع فرمایا جو سراسر رحمت ہے۔

ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے متعلق یہ بات بھی بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ راستے پر بیٹھنے والیکو منجملہ ان باتوں کے جنکا ارشاد ہوا ہے کسی گم کردہ راہ کو راستہ پر لگا دینا بھی ضروری ہے یعنی اگر کوئی راہ بھولا ہو تو اسکو راہ راست دکھلانا چاہئے۔ ابو داؤد۔

عمرؓ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے کہ تم راستہ پر بیٹھے ہوئے ظلم رسیدہ شخص کی مدد کرو۔ اور گمراہ کی ہدایت کرو۔ ابوداؤد۔

یہ ہیں آداب راستہ یا بازار میں بیٹھنے کے جن سے ہم اکثر غافل ہیں۔

فضائل النبی - ترجمہ شمائل ترمذی ۱۲

ahmadimuslim.de

عمران بن حصین نے کہا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آن کر السلام علیکم کہا آپ نے اسکا جواب دیا وہ شخص بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس۱۰۔ پھر دوسرا شخص آیا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپنے اسکا بھی جواب دیا وہ شخص بھی بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیس۲۰۔ پھر تیسرا شخص آیا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا آپنے اسکا بھی جواب دیا وہ شخص بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیس۳۰۔ رواہ الترمذی وابوداؤد

اور حدیث معاذ بن انس میں اسی کے مثل بھگ آیا ہے اسمیں اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر چوتھے شخص نے آن کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس۔ اور پھر فرمایا اسی طرح فضائل کی زیادتی ہوتی جائیگی۔ رواہ ابوداؤد یعنی صرف السلام علیکم کہنے پر دس نیکیاں حاصل ہونگی اور لفظ ورحمۃ اللہ کے زیادہ کرنے پر بیس نیکیاں۔ اور لفظ وبرکاتہ پر تیس نیکیاں اور لفظ ومغفرتہ پر چالیس نیکیاں حاصل ہونگی۔

ابو امامہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت نزدیک اللہ سے وہ شخص ہوگا جو سلام پہلے کیا کرتا ہے۔ ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی۔ معلوم ہوا کہ ابتداءً سلام موجب قرب حق تعالےٰ ہے۔

جریرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر کچھ عورتوں پر ہوا تو آپ نے انکو سلام کیا۔ احمد۔ معلوم ہوا کہ عورتوں کو سلام کرنا بھی مسنون ہے۔

علیؓ نے فرمایا ایک گذرنے والی جماعت کی طرف سے ایک شخص کا دوسری بیٹھی ہوئی جماعت پر سلام کرنا اور ایسا ہی انہیں سے صرف ایک شخص کا جواب سلام دینا کافی ہوگا۔ بیہقی۔ معلوم ہوا کہ ایک شخص کا سلام ایک جماعت کی طرف سے اور ہمیں طریق اسکا جواب ایک شخص کی طرف سے جو جماعت مسلم علیہم میں ہو کفایت کرتا ہے۔ اگر سب کے سب سلام کریں اور دوسری طرف سے سب کے سب جواب دیں یہ بھی افضل ہے۔

ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت ایک بھائی کی دوسرے بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کرے پھر اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو اور پھر ملاقات ہو تو بھی سلام کرے ابوداؤد۔ معلوم ہوا کہ اتنی جدائی بھی سلام کرنے کی ضرورت ہے جو موجب ازدیاد محبت ہے۔ فللہ الحمد

انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے پیارے بیٹے جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو سلام کیا کر۔ یہ سلام کرنا تیرا خود تجھے اور تیرے گھر والوں کیلئے موجب برکت ہوگا۔ ترمذی معلوم ہوا کہ گھر میں ماں بہن بیوی بچوں پر سلام کرنا برکت کا سبب ہوتا ہے۔ شرم کرنا یا عار رکھنا جہل اور محرومی کی علامت ہے۔

قتادہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس گھر والوں کو سلام کرو اور جب وہاں سے نکلو تو بھی رخصتی سلام کر کے جایا کرو۔

عمران بن حصین نے کہا ہم جاہلیت کے ایام میں باہمی سلام اسطرح کیا کرتے تھے انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا۔ جسکے معنی یہ ہیں تیری آنکھیں اپنے دوست کی ملاقات سے ٹھنڈی رہیں وغیرہ جیسے آجکل اسی رسم جاہلیت کے موافق گڈ مارننگ۔ گڈ ڈے گڈ آفٹر نون۔ گڈ ایوننگ۔ گڈ نائٹ یا آداب۔ بندگی یا کورنش۔ یا جہال فقراء میں حق اللہ وغیرہ مروج ہے۔ فرماتے ہیں جب اسلام کا قدوم برکت لزوم ہوا تو اس طریقہ سلام سے ہمیں منع کیا گیا ابوداؤد۔

غالب نے کہا ہم حسن بصری کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں ایک مرد آن کر کہنے لگا کہ مجھے میرے والد نے دادا سے بیان کیا کہ دادا نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا آپکی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا پس آپ کی خدمت میں پہنچکر اپنے باپ کا سلام پہنچایا آپنے جواب اسطرح دیا

وعلیک وعلی ابیک السلام

یعنی تجھپر بھی اور تیرے باپ پر بھی سلام۔ ابوداؤد۔ معلوم ہوا کہ سلام پہنچانیوالا بھی مستحق جواب سلام ہے جیسے کرنیوالا سلام کا جواب سلام کا مستحق ہے۔

مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان تمام آداب سلام باہمی کو ملحوظ خاطر کر کے ان پر عمل کریں سلام کثرت سے کیا کریں۔ باہمی ملاقاتوں میں مجالس میں۔ بازاروں میں گھروں میں۔ مساجد میں سلام کا افشا کیا کریں۔ براہ تکبر یا شرم یا جہل باہمی سلام کو ترک نہ کریں۔ عورتوں پر یا لڑکوں پر گذرنے کا اتفاق ہو ضرور سلام کریں شرم کو چھوڑ دیں۔ سنت نبی علیہ السلام کا ترک درحقیقت بڑی بے شرمی کا سبب ہے۔ گناہ کرنے سے شرم کرنا بجا ہے نہ کہ بجا آوری آداب سلام باہمی سے شرمائیں۔

حضرات اساتذہ رحمہم اللہ کی خدمت میں بصد ادب گذارش ہے کہ بچوں کو تعلیم افشاء سلام کریں۔ اسکولات میں بھی تعلیم افشاء سلام از بس ضروری امر ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ قابل اعتنا اسکولوں میں علم دین کی تعلیم ضرور تر ہے۔ کیونکہ بیشتر بلکہ تمامتر اسکولات کے ہونہار لڑکے تعلیم علم دین سے خالی ہیں۔ ولنعم ما قیل ؎

آثار قرب حشر نمودار ہوگئے
موقوف علم دین ہوا غفلت کا ہے

(باقی باقی)

اڈیٹر دفتر اہلحدیث میں ایک رسالہ ہے جسکا نام السلام علیکم اُس رسالہ میں سلام کے احکام درج ہیں قیمت ۲/

سابق شریف مکہ کی شکایت بیجا ہے

آجکل ہندوستان کے اسلامی اخباروں میں قسم قسم کے گرم گرم مضامین حکومت عربیہ کے برخلاف نکل رہے ہیں۔ کہ شریف مکہ نے امسال حاجیوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے اور انکے مال سے ناجائز فائدہ اُٹھایا ہے۔ اسلئے جمعیت العلماء سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ اس معاملہ میں غور وفکر کرنے کے بعد جمعیت التواء حج کا فتوے صادر فرمادے۔ چنانچہ جمعیۃ العلماء نے بھی اخبارات کی اس آواز پر اپنے دہلی کے جلسہ میں متفرق تجویزوں میں ایک یہ تجویز بھی زیر غور رکھ لی گئی ہے۔ کہ علماء کی ایک کمیٹی اس

ahmadimuslim.de

معاملہ کی تحقیقات کرے ۔ اور صحیح حالات کے بعد مناسب فتوے ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے شائع فرما دے ۔

چونکہ خاکسار بھی اس دفعہ فریضۂ حج کے ادا کرنے کی غرض سے اس سفر میں شریک تھا ۔ اسلئے بحیثیت عالم نہیں محض ایک ادنےٰ مسلمان کی حیثیت سے اس مبارک سفر کی تکالیف اور حکومت عربیہ کے سلوک کے متعلق اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کچھ عرض کرسکتا ہے شاید حضرات علماء کو اس شرعی فتوے کے صادر کرنے میں کچھ مدد ملے ۔

یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک دفعہ جس شخص کو انسان بدظن ہو جائے تو اُسکی ہر ادا و عمل اسی بدظنی میں گراں گزرتا رہتا ہے چنانچہ اسی اصول پر مسلم اخبارات حکومت عربیہ سے ناراض ہو رہے ہیں ۔ چونکہ شریف مکہ نے حکومت عثمانیہ سے غداری کی ہے اور اب مکہ پہ بادشاہ ہو کر دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی اور لوٹ مار کرنی شروع کر دی ہے ۔ مانا کہ واقعی شریف مکہ نے حکومت عثمانیہ کا ساتھ چھوڑ کر تمام دنیا کے مسلمانوں کو ناراض کیا ۔ اور حکومت عثمانیہ کی شکست اور ضعف کا باعث حکومت عربیہ کو (ہندی فوجی مسلمانوں کو شامل کیا جاوے تو بے جا نہ ہوگا) ذمہ وار ٹھیرایا جاوے تو بجا ہے ۔ مگر صرف انہیں وجوہ پر حج جیسے رکن اسلام کو صرف ہندی مسلمانوں سے چھڑایا جاوے تو عند اللہ ایک کبیرہ گناہ ہے ۔

ہر ہندوستانی مسلمان ہمیشہ سے ان تکالیف کو سناتے سنتے چلے آئے ہیں اور پانی کی قلت اور بدوؤں کی لوٹ مار بھی سہتے چلے آ رہے ہیں ۔ مگر میں ان حاجیوں سے پوچھتا ہوں کہ جو تکالیف حج جانے سے پیشتر حاجیوں کی زبانی سنی تھیں ایمان سے بتا دیں کہ ان سے زائد کس قدر تکلیف نے آپکو گھیرا جو اسقدر ہندوستان بھر میں شور مچایا جا رہا ہے[۱] ۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ صرف ایک تکلیف ہے جس سے آپ ناراض ہیں ۔ اور شریف مکہ کے ذمہ لگا کر مسلمانوں کو حج سے محروم کرانا چاہتے ہیں ۔ اور وہ بھی مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کے درمیانی سفر میں جو حج بیت اللہ کو کسی طرح مانع نہیں ہو سکتی ۔ اور اس تکلیف کو حکومت شریف کے ذمہ تھوپنا آپکی ناواقفیت پر مبنی ہے ۔

وہ تکلیف یہ ہے کہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک کی درمیانی منزلوں پر قریباً چھ مقام پر منزل کے گرد و نواح کے بدو قافلہ کو روک کر سختی سے کچھ روپیہ بطور بخشش وصول کرتے ہیں ۔ جو ان چھ سات مقام کی روکاوٹ کا میزان صرف ستر یا اسی روپے ہوتا ہے ۔ جسمیں حکومت کا کوئی قصور نہیں کیونکہ میں نے اپنی ناقص عقل کے مطابق پوری تحقیق کی ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ شریف مکہ کی حکومت صرف شہر ہی شہر تک محدود ہے ۔ مکہ کی گرد کی پہاڑیوں کے باہر وہی حالت ہے جو آج کل وزیرستان میں ۔ یعنی وہ نہ آپ کو شریف کی رعایا تصور کرتے ہیں اور نہ شریف کی حکومت کو تسلیم کرتے ہیں ۔ جو ان کے جی میں آتا ہے کر گزرتے ہیں جسکی زندہ دلیل یہ ہے کہ شاہ افغانستان امیر امان اللہ خان کی دادی صاحبہ اور خواجہ کمال الدین اور لارڈ ہیڈلے وغیرہ مکہ میں سرکاری مہمان تھے حج کے بعد مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو سرکاری انتظام کے ساتھ جا رہے تھے تو اُن کو راستہ میں روک لیا گیا اور بدوؤں نے روپیہ بطور بخشش لیکر ہی چھوڑا ۔ تو اب بتاؤ کہ اس میں حکومت کا کیا قصور ؟ ہاں قصور ہے تو یہ ہے کہ حکومت عثمانیہ کے زمانہ میں حکومت ترکی کی طرف سے کچھ وظائف مقرر تھے جو حاجی لوگوں کی رُکاوٹ کا باعث نہ ہونے دیتے تھے ۔ جو اب حکومت عربیہ کم آمدنی کے باعث ان کے وظائف کے ادا کرنے میں نہ صرف مجبور ہے بلکہ پریشان بھی ہے[۲] ۔

میں ان مذکورہ بالا خیالات کو عرض کرتا ہوا جمعیۃ العلماء کی خدمت میں مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ محض ایک سیاسی اور شخصی رنج میں اور ظاہرہ صرف معمول سے زیادہ ستر اسی روپے میں حج جیسے مبارک سفر کو مسلمانوں سے الگ کرانا شاکی حاجیوں کی زیادتی نہیں تو اور کیا ہے ؟ ہاں انصاف تو یہ تھا کہ جہاں حکومت عربیہ کے سلوک کی داستان شائع کرائی تھی وہاں ہندی مسلمانوں کا نقشہ بھی کھچوا دیا ہوتا ۔ تاکہ حضرات علماء شرعی فتوے دینے میں کسی صحیح نتیجہ پر پہنچتے ۔ مگر شاکی حاجیوں کا یہ فرض میں بدیں الفاظ ادا کرتا ہوں ۔

اللہ تعالےٰ نے جہاں اپنے بندوں کو قرآن حکیم میں حج بیت اللہ کا حکم فرمایا ہے وہاں لفظ استطاعت بھی کلمہ شرطیہ کے طور پر بیان فرما دیا ہے ۔ ایام حج میں دنیا کے ہر طبقہ کے مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں صاحب انصاف اور غیرت مند حضرات اس مجمع پر لوگوں کے قول و فعل سے بہت جلد پتہ لگا سکتے ہیں کہ اس لفظ استطاعت کی نافرمانی کس طبقہ کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہے ۔ بے اختیار یہی لفظ نکلیگا کہ وہ صرف ہندی مسلمان ہیں جو ہر طرح اس حکم کے خلاف نظر آتے ہیں ۔ یعنی صاحب استطاعت جو اس حکم مخاطب ہیں وہ سرے سے اس سفر کا اختیار کرنا خلاف تہذیب جانتے ہیں ۔ اور جو کم استطاعت ہیں وہ اس حکم کے خلاف دوڑے جاتے ہیں ۔ جو اصل وجہ شکایت ہے ۔ اور ان کے سرمایہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جہاں ہمارے پیشوا نامدار نبی کریمؐ نے سرمایہ سے مکمل ہونے تک کہ بیوی بچہ کا خرچ کے ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے وہاں ہمارے ہندی بھائی بیوی بچہ تو بجائے خود اپنا خرچ بھی سو ڈیڑھ سو روپے سے زیادہ پاس نہیں رکھتے ۔ یہ معمولی سرمایہ جہاز والے ٹکٹ میں رکھوا لیتے

[۱] آپ کے اس سوال کا جواب میاں غلام نبی امام مسجد کوچہ معنی رام امرتسر دیتے ہیں کہ میں پہلے بھی حج کر چکا ہوں اسدفعہ بھی گیا ہوں لیکن جو تکلیفات اسدفعہ ہوئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حج کیلئے جو امن شرط ہے وہ مفقود ہے ۔ (اہلحدیث)

[۲] آپ الزامات کی تردید نہیں کرتے بلکہ تائید کرتے ہیں ۔ بیرون مکہ کے بدو شاہ حجاز کی حکومت سے سرتاب ہیں تو اپنی خود مختاری کیوجہ سے نہیں بلکہ شاہ مذکور کے عدم استحکام کی وجہ سے ۔ وزیرستان کے وزیری انگریزی حکومت کے کبھی ماتحت نہیں ہوئے برخلاف عربی بدوؤں کے پہلے ترکوں کے ماتحت تھے انکے بعد شاہ حجاز کے ماتحت ہیں لیکن شاہ مذکور کے عدم استحکام یا غفلت سے وہ سرتاب ہیں تو شاہ مذکور کیوں نہیں —— اور اگر وہ انکے ذمہ وار نہیں تو آئندہ کو شاہ حجاز[۳]

[۳] کہلانا چھوڑ دے ۔ صرف شاہ مکہ کہلائے ۔ (اہلحدیث)

رہی اور باقی بچا ہوا راستہ میں خرچ خوراک میں صرف ہو جاتا ہے۔ اب جدہ بندر پر اترتے ہی حاجی صاحب یا اللہ یا کریم کی صدائیں بلند کرنی شروع کر دیتے ہیں ملک عرب جو ریگستانوں کے صحرا میں پھیلا ہوا ہے۔ اور پھر جہاں کسی قسم کی زرعی آمدنی بھی نہ ہو تو لا محالہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کا ذریعہ معاش ہم لوگوں پر ہونا چاہئے۔ تو اب صرف ہندی مسلمان ہوتے ہیں جو بجائے انکی عزت کے اپنی خدمت الٹی کراتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عرب لوگ ہندی مسلمانوں کو "ہندی لطالی" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

مکہ معظمہ میں بعد فرض نماز کے تمام عبادات سے بڑھکر افضل عبادت بیت اللہ کا طواف ہے۔ اس لئے دنیا بھر کے مسلمان ہر وقت موقعہ پا کر بیت اللہ کے گرد گھومتے نظر آتے ہیں۔ لیکن اسکے مقابلہ میں صرف ہندوستانی مسلمان بازاروں میں بھیک مانگتے پھرتے ہیں اور اکثر اوقات اس شغل میں فرض نماز بھی حرم شریف میں نصیب نہیں ہوتی۔

مکہ معظمہ میں اللہ تعالے کا دنیا کے مسلمانوں کو ایک جگہ اور ایک تاریخ کو جمع کرنا چند حکمتوں میں ایک یہ بڑی حکمت رکھی ہے کہ دنیا بھر کے صاحب استطاعت مسلمان ایک کانفرنس کی صورت میں جمع ہو کر تبادلۂ خیالات کریں۔ اور اپنے اپنے ملک کے مسلمانوں کی بہبودی کی تجویزیں سوچیں۔ ۱۰ ذالحجہ کو مقام منیٰ میں حکومت کی طرف سے ایک مجمع ہوتا ہے جہاں ہر طبقہ کے مسلمان مدبر اور ملکی مصلحتوں کے دور بین شامل ہوتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی طرف سے اس دفعہ صرف ایک صاحب پشاور کے اس مجمع کثیر میں نظر آئے اور وہ بھی عربی زبان سے نا آشنا تھے۔

ہندوستان کے اخبارات کا خیال ہے کہ حج کے التوا کے فتوے کے بعد ہندی مسلمان سفر حج سے رک جائینگے اور حکومت کو جو ہندوستانی مسلمانوں سے مالی امداد ملتی ہے وہ بند ہو جاوے گی۔ اور حکومت عربیہ اس سے تنگ آکر حکومت عثمانیہ سے الحاق کر لیگی۔ اخبارات کی اس تجویز میں نیت اگرچہ نیک ہے لیکن نتیجہ ہر سمجھدار مسلمان کے لئے غلط ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ہندوستانی مسلمان تو وہاں خرچ کرنے نہیں جاتے بلکہ وہاں سے کچھ نہ کچھ کما لاتے ہیں۔ بھلا جو مفلس عربوں سے بھیک مانگ کر کھائے وہ حکومت کو کیا دیگا حکومت کے خزانے پُر کرنے والے ممالک شام۔ عراق۔ مصر اور افغانستان۔ جاوا وغیرہ ہیں۔ اور پھر ان چار (شام عراق مصر افغانستان) کے مقابلہ میں صرف ایک جاوا کے لوگ کثرت تعداد اور کثرت خرچ کے لحاظ سے سبقت پر ہیں۔ جنکے ملک میں یہ رواج مذہب کی صورت میں مضبوط ہو گیا ہو کہ بغیر حج شادی نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ہر شخص اس فریضہ کو ادا کرنے میں پانچ چھ ہزار روپیہ اپنی گرہ گھر سے لیکر فراخدلی سے خرچ کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مسلمان شتر بے مہار کی طرح بے ترتیبی اور بے نظامی اور مذہبی اختلاف کے باعث آپس میں لڑنے مرنے پر عادی ہو چکے ہیں اسلئے اگر جمعیۃ العلماء نے التوا حج کے بارہ میں فتوے صادر کر بھی دیا تو اسکی تعمیل میں بہت کم مسلمان ہونگے جنکا حسن ظن جمعیۃ العلماء پر ہو گا ورنہ اکثر لوگ یہ کہکر چل نکلینگے کہ جمعیۃ العلماء میں تمام عالم وہابی ہیں (اہلحدیث ان دیوبندی حضرات کو بھی وہابی کہا جاتا ہے) اسلئے ان کا فتوے قابل عمل نہیں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ لوگ خواہ مخواہ فتوے کے خلاف کرنے میں گناہ عظیم کے مرتکب ہوتے پھرینگے۔

اب میں ان تمام امورات کو دیانت داری اور نیک نیتی سے جمعیت کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ اگر میرے مذکورہ بالا بیانات کی تصدیق کسی ذی عقل حاجی سے دریافت کرنے پر ہو جاوے تو میری اول گذارش یہ ہوگی کہ بجائے التوا حج کے ہندی مسلمانوں کو بطرز فتوے یا بطور وعظ یہ سمجھایا جائے کہ اللہ تعالے نے حج صاحب استطاعت پر فرض کیا ہے نہ کہ مساکین پر۔ اور بے سروسامانی کی حالت میں جانیوالوں کو اس کے نقائص سے آگاہ کیا جاوے کہ وہ اپنا تھوڑا بہت پیسہ ضائع نہ کریں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ دیگر ممالک کے سامنے بھیک مانگ کر تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو بدنام نہ کریں۔ فقط والسلام۔

(منظور احمد قریشی عفی عنہ از ملتان خریدار ۲۹۹)

جملہ برادران اہلحدیث کی خدمت عالیہ میں

ضروری اپیل

(از ابو سعید محمد شریف قریشی نابلیا نوالوی)

پچھلے دنوں اخبار "الفضل" قادیان شمال مغربی سرحدی صوبہ میں مرزائیوں کی کثرت اور اہلحدیثوں کی قلت پر فخر یہ لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری باوجودیکہ احمدیت کی تردید میں ہمہ تن مصروف ہے لیکن ہماری تعداد روز افزوں ترقی پر ہے۔ آج ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۳ء کا تازہ پرچہ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ گزنال۔ ضلع گجرات راولپنڈی کے اضلاع میں خصوصاً ریاست جنید بہاولپور میں اہلحدیث کا نام و نشان نہیں۔ یہ بھی اہلحدیث بھائیوں کی اپنی سستی ہے کہ انہوں نے مردم شماری ۱۹۲۱ء میں اپنے آپکو اہلحدیث نہیں لکھایا۔ آئندہ نوٹ کریں کہ جب مردم شماری ہو تو سنی لکھانے کی جگہ بالتصریح اہلحدیث لکھا دیں اگر ہو سکے تو شمار کیلئے پڑھا لکھا اہلحدیث مقرر کریں خاکسار نے ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں یہ خدمت محض اسی غرض کیلئے اپنے ذمہ لی۔ اور نقشہ پُر کر کے اپنے متعلقہ حلقہ کا شمار کرنے کے بعد مجواہ کو دیدیا۔

"الفضل" نے ایک صفحہ پر اضلاع وریاستہائے پنجاب کے شمار واعداد مردم شماری ۱۹۲۱ء شائع کئے ہیں۔ اہلحدیث کی تعداد ۳۲۰۰۰ مجموعی اور پچیس لاکھ سے زیادہ شیعہ اٹھائیس ہزار سے کچھ زیادہ احمدی ہے۔

ضلع راولپنڈی میں صرف تین اہلحدیث لکھے ہیں۔ حالانکہ صرف شہر اور صدر راولپنڈی ہی میں سینکڑوں گھرانے اہلحدیث ہیں۔ اسکی وجہ بھی یقیناً وہی ہے جو میں اوائل سطور میں سپرد قلم کر چکا ہوں۔

بشرط زندگی ۱۹۳۱ء میں انشاء اللہ بطور یاد دہانی پھر بذریعہ اخبار توجہ دلائی جائیگی۔ والسلام۔

(خادم جماعت اہلحدیث ۲۳)

ahmadimuslim.de

قابل توجہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

جماعت اہلحدیث نے اپنے اغراض و مقاصد کو منظم طور پر بجالانیکے لئے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد ڈالی جسکی سالانہ رپورٹ بصورت روئداد مطبوعہ ملا کرتی ہے۔ کانفرنس نے مبلغ بنائے۔ جو اشاعت توحید و سنت میں سرگرم رہ کر شرک و بدعت کا انسداد کریں۔ وہ عام طور پر دہلی کے قرب و جوار کے ضلعوں میں اپنا دورہ کرتے ہیں۔ بعض اوقات کوئی نہ کوئی مولوی ڈیرہ غازیخاں۔ فیروزپور کی طرف بھی گشت لگا جاتا ہے۔ مولوی عبد الرحیم شاہ ضلع گورداسپور کے مضافات میں کام کرتے ہیں۔ لیکن یہ اطلاع کبھی نہیں دیکھی۔ کہ کانفرنس مذکور نے کوئی مبلغ یا سفیر شمالی پنجاب خصوصاً اضلاع سرگودھا۔ اٹک۔ گجرات۔ راولپنڈی۔ جہلم کی طرف روانہ کیا ہے۔ حالانکہ شرک و بدعت اور میلے وغیرہ انہیں علاقوں میں بکثرت ہوتے ہیں۔ شادی غمی کی تقریب پر بیشمار فضول مراسم کو فروغ دیا جاتا ہے۔ جہالت کی یہ حالت ہے کہ آئے دن گردآور پیروں کے جھنڈ کے جھنڈ شہر بشہر پھرتے ہیں۔ اور خلق خدا کو تعویذ گنڈوں کا شید ابناتے اور نذر و نیاز وصول کرتے ہیں۔ غضب یہ کہ یہ لوگ خود رافضی ہوتے ہیں۔ واقعات کربلا کے متعلق وضعی افسانے سُنا کر حضرت معاویہؓ اور اصحاب ثلاثہ۔ اور ائمہ اربعہ۔ حضرت اورنگزیب پر تبرا بازی برساتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں ابھی تک مسلمانوں کے بہت سے نفوس ایسے بھی موجود ہیں جنکے کان صدائے توحید و تردید شرک سے ناآشنا ہیں جو پورے بارہ مہینے تو نام کے سُنّی بنے رہتے ہیں۔ محرم کا چاند نظر آتے ہی تعزیہ سازی و جنگ نامے پڑھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کانفرنس مذکور نے نہ کبھی ادھر کوئی مدرسہ کھولا ہے نہ کوئی مبلغ تبلیغ توحید و سنت و استیصال شرک و بدعت اور انسداد مراسم بیہودہ کیلئے کبھی بھیجا ہے۔ کوئی منع کرنے والا نہیں پھر ان لوگوں کو کیا معلوم ہو کہ اہل حق کا کوئی گروہ بنام اہلحدیث دنیا پر موجود ہے۔ جو رسول کریم (فداہ ابی و امی) کی سنت کو ہر قسم کی بدعات، رواج و رسوم غیر شرعی کے برخلاف مروج کرنے میں کوشاں ہے۔ حق و باطل میں انکو تمیز کس طرح معلوم ہو۔ جبکہ پیدا ہونے اور مرنے تک وہ لوگ پیروں اور مقلد مولویوں سے جو وہ کریں اُن کے مباح ہونے کا فتوے سنتے رہیں نہ کوئی مخالفت کرے نہ تحقیق کی طرف خیال ہو۔ کانفرنس کو چاہئے کہ بہت جلد ان علاقوں اور کرنال شملہ۔ ریاست جیند کی طرف توجہ کر کے اپنا فرض محسوس کرے۔ جہاں بروئے مردم شماری ۱۹۳۱ء ایک فرد بھی اہلحدیث نہیں۔ اگر نہیں ہو سکتا تو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نام رکھنا کسی طرح موزوں نہ ہوگا۔ امریکہ اور یورپ میں مرزائیت کی تردید کیلئے "الہامات مرزا" اور "شہادۃ القرآن" مصنفہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا انگریزی زبان میں ترجمہ مفت شائع کرنیکی اشد ضرورت ہے۔ جسکی طرف فوری توجہ درکار ہے ؎

درختے کہ اکنوں گرفت است پائے
بہ نیروئے شخصے برآید زجائے

(محررہ ابوسعید محمد شریف قریشی مالیانوالہ متصل جہلم)
(خریدار [illegible])

جماعت اہلحدیث کلکتہ

مجکو اخبار بین اور واقف کار حضرات سے عموماً اور حضرات علماء سے خصوصاً سخت شکایت ہے کہ اُن حضرات نے اس طرف توجہ مبذول کیوں نہ فرمائی۔ جو کلکتہ کی مقامی حیثیت سے اُنکا بہت زیادہ حق تھا۔ کیا یہ مضمون "جواز تعزیہ" یا اس قسم کے بہت سے زہریلے مضامین جو خلاف شرع اخبارات میں آئے دن نکلتے اور شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اسلام اور اہل اسلام کیلئے ضرر رساں نہیں ہیں؟ اور کیا اس قسم کے مضامین کو دیکھ و سنکر ہزاروں بندگان خدا تذبذب میں پڑکر گمراہ نہیں ہوتے یا نہ ہونگے؟ اگر ہوتے ہیں اور ہونگے جیساکہ عموماً مشاہدہ میں آیا۔ اور آتا ہی رہتا ہے تو اسکی جوابدہی کسکے سر ہے؟ کیا امر بالمعروف و نہی عن المنکر ضروری چیز نہیں؟ اور کیا یہ ایک قسم کا جہاد فی سبیل اللہ میں داخل نہیں ہے!؟ ہے اور ضرور ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ پھر غفلت و لاپرواہی چہ معنی دارد۔

بہرکیف اس بجا شکایت کے بعد نامناسب ہوگا کہ مولانا سیف بنارسی کا ذکر خیر نہ کیا جائے۔ کیونکہ مولانا صاحب موصوف بجا طور سے قابل داد و قابل شکر ہیں ناظرین اخبار اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ مکرمی جناب مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی اپنے اولوالعزم بلند حوصلہ۔ اور شجاعت و ہمت مردانہ سے کام لیتے ہوئے اخبار اہلحدیث جلد ۴۰ نمبر ۳۴ میں از زیر انقلاب زمانہ "کلکتہ کیفی صاحب کا چیلنج قبول و منظور کرتے ہوئے حسب وعدہ اُنکے پانچسو روپئے جمع کرانے کا اعلان فرما کر گویا جماعت اہلحدیث پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسلئے یقیناً وہ قابل داد و شکریہ ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالےٰ مولانا موصوف کو جزائے خیر بخشے۔ اور تمام سربرآوردہ اصحاب اہلحدیث بالخصوص حضرات علماء اہلحدیث کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس قسم کے کار خیر میں سرگرم و مستعد ہو جاویں۔ اور کوشش میں برابر حصہ لیں۔ پھر دیکھیں کہ کامیابی ہوتی ہے یا نہیں ونیز سچ کا بول بالا ہوتا ہے یا نہیں۔ میں کہتا ہوں ہمت مردانہ سے کام لیکر پوری پوری سعی و کوشش بلیغ کرنے کا نتیجہ فتحمندی اور اُسکا ثمرہ یقیناً کامیابی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ کیا آپکو یہ مثل "ہمت مرداں مدد خدا" یاد نہیں۔ اور کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ اہل حق کے مقابل اہل باطل ٹھہر نہیں سکتے۔ اور اہل ہوا خس و خاشاک کے مانند ہوا میں اُڑ جاتے ہیں۔ سچ ہے ؎

اکثر ہوئی ہے منکر سُنت سے گفتگو
لیکن کسی جگہ میں نہ ہارا محمدی

(احقر ابو محمد عبد القادر عفا عنہ)

ضروری گذارش

یہ ہے کہ خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اسکے بغیر تعمیل میں کوتاہی ہوتی ہے۔ (مینیجر)

توحید و شکایت - دونوں مضامین ۳۰/۱

ahmadmuslim.de

فتاویٰ

س ۲۰ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو عمداً یا سہواً بہن کہدے تو کیا نکاح ساقط ہو جائیگا۔ (فرید ارش...)

ج ۲۰ بہ نیت طلاق کہے تو طلاق ہو جائیگی۔ بہ نیت ہم مذہبی کہے تو نہیں۔

س ۲۱ کیا حضرت ابراہیمؑ نے مندرجہ ذیل تین جھوٹ (نعوذ باللہ) بولے تھے۔ اگر نہیں تو اصل مطلب کیا ہے۔

(الف) ستاروں کو دیکھکر بہانہ کیا کہ میں بیمار ہوں۔ (قرآن شریف)

(ب) اس بڑے بُت نے ان بتوں کو توڑا (قرآن شریف)

(ج) کسی بادشاہ کے سامنے اپنی بیوی کو بہن کہا (بحوالہ ترمذی) (سائل مذکور)

ج ۲۱ یہ تینوں واقعات صحیح ہیں۔

(الف) ستاروں کو دیکھکر بہانہ نہیں کیا۔ بلکہ اصل واقعہ کے الفاظ یہ ہیں۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یکے بعد دو فعلوں کا ذکر ہے۔ ستاروں میں نظر کرنے اور بیماری کا اظہار کرنے کا اس قسم کے کلام میں صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ دو فعل یکے بعد دیگرے ہوئے یہ نہیں کہ ایک دوسرے کا سبب ہے۔ حضرت ابراہیم مظاہر قدرت کے مطالعہ میں عموماً مستغرق رہتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ہے

كَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ یعنی ہم (خدا) ابراہیم کو آسمان و زمین کے مظاہر قدرت دکھاتے تھے۔

اسی استغراق میں حضرت ممدوح نظام فلکی میں مستغرق ادہر کو دیکھ رہے تھے کہ قوم نے تقاضا چلنے کا کیا۔ جسکے جواب میں انہوں نے کہا میری طبیعت اچھی نہیں۔ بس اسکا مطلب تو اسیقدر ہے۔

(ب) بڑے بت نے توڑا۔ اس توڑنے کی نسبت بت کی طرف مجازی ہے۔ جیسے اس مانند شعر میں

؎ اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل چلا

جسطرح اس شعر میں ذلیل کرنے کے فعل کی نسبت نقش پا کی طرف ہے اسی طرح بت توڑنے کی نسبت بڑے بت کی طرف کیگئی ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ بت اس کام کرنے کا سبب ہوا ہے۔ ورنہ حقیقتاً یہ بُت فاعل نہیں۔

(ج) قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (سب مومن مرد اور عورتیں آپس میں بھائی بہن ہیں)

تشریح اسکی یہ ہے۔ بھائی بہن ہونا ایک جسمانی شراکت پر مبنی ہے۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ ان دو کی ایک مخرج میں شرکت ہے۔ جہاں سے ان دونوں کا وجود جسمانی نکلا ہے۔ اسی طرح ایک مخرج ایمانی ہے اُس میں بھی جن لوگوں کی شراکت ہوتی ہے وہ آپس میں ایمانی بہن بھائی ہوتے ہیں۔ انہی معنے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے خود بیوی کے سامنے کہہ دیا تھا کہ میں اور تو دونوں ایمانی بہن بھائی ہیں۔ اس نیت سے ہر ایک مومن خاوند اپنی مومن عورت کا بھائی ہے۔

؎ ہر کہ شک آرد کافر گردد

س ۲۲ کیا کوئی ایسی مستند حدیث ہے جسکا مطلب یہ ہو۔ کہ آنحضرت نے یہ فرمایا ہو کہ میں اور حضرت علیؓ ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اگر ہے تو یہاں نور کا کیا مطلب ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲ ایسی کوئی حدیث مجھے یاد نہیں۔ اگر کوئی ہے تو اسکی تشریح آسان ہے کہ ہم دونوں جدی ہیں۔ دریں چہ شک۔

س ۲۳ کیا ایسی بھی کوئی مسلمہ حدیث ہے۔ کہ جس میں آنحضرتؐ نے یہ فرمایا ہو کہ حضرت فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جسنے اسکو تکلیف دی اُس نے گویا مجھ کو تکلیف دی۔ اگر ہے تو کیا حضرت فاطمہؓ حضرت عمرؓ سے اپنے حق وراثت کے سبب ناراض نہ تھیں۔ اس صورت میں اس حدیث کا کیا مفہوم ہوگا۔ (سائل مذکور)

ج ۲۳ حدیث ہے۔ مگر تکلیف دینے اور تکلیف پانے میں فرق ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے حضرت خلیفہ اول سے فیصلہ اپنے برخلاف سنکر تکلیف پائی۔ مگر خلیفہ نے تکلیف نہیں دی۔ بلکہ بڑی نرمی سے خلیفہ نے حضرت فاطمہؓ سے عرض کیا کہ آپ مجھ کو سب سے زیادہ عزیز ہیں میں آپکے ساتھ سلوک کرنا اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند کرتا ہوں مگر مجبور ہوں کہ میں نے آپکے والد ماجد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا ہے کہ ہمارا متروکہ صدقہ ہے کسی کی وراثت نہیں ہے۔ یہ ایک شرعی حکم کی تبلیغ ہے نہ تکلیف دہی۔

س ۲۴ (الف) جبتک خداوند تعالیٰ کی صفت خالقیت معبود یا جوش میں ذاتی تھی۔ یعنی جبتک کسی شئے کا وجود ہی نہ ہوا تھا تب تک خداوند تعالےٰ کیا کرتا رہا کیا (معاذ اللہ) بیکار رہا۔

(ب) خدا کی صفات قدیمہ ہیں۔ قرآن شریف میں خدا کی جو صفات مثلاً عالم الغیب۔ زبردست۔ مصور وغیرہ وغیرہ آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ ان صفات کا ظہور بھی اُسی وقت سے ہے جیسے کہ خدا ہے۔ جب ایسا ہوا تو لازمی ہے کہ کوئی نہ کوئی شئے مخفی یا ظاہر ہوگی۔ کوئی زیردست بھی ہوگا۔ بنانیوالا ہے تو کوئی نہ کوئی شئے بھی ضرور ہوگی۔ جسکی وجہ سے مصور کہلایا۔ وغیرہ وغیرہ۔ لہذا معلوم ہوا کہ روح اور مادہ قدیم سے ہیں ورنہ اُسکی صفات قدیمہ کسی وقت تک بیکار ٹھیرتی ہیں (سائل مذکور)

ج ۲۴ (الف) یہ سوال آریوں کی طرف سے ہمیشہ پیش ہوتا ہے مگر وہ اسکے پیش کرنے میں اسلام کی تعلیم کی پرواہ تو کیا ہی کرتے خود اپنے مذہب کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اسکا جواب بہت تفصیل چاہتا ہے مختصر یہ ہے کہ اسکا جواب اس مسئلہ کے سمجھنے پر موقوف ہے کہ دنیا کا سلسلہ قدیم ہے یا حادث۔ اسلام حادث کہتا ہے اور سماج قدیم کہتی ہے۔ اگر حادث ہے اور یقیناً حادث ہے تو دونوں کے نزدیک ثابت ہے کہ کوئی وقت ایسا ضرور ہوگا کہ خالق تھا اور مخلوق نہ تھی۔ اُس وقت وہ کیا کرتا تھا؟ (بقیہ صفحہ ۱۳ پر دیکھیں)

ادب العرب ۔ عربی زبان وغیرہ کا بیان ۔ ۸۱

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

مرکزی خلافت کمیٹی جواب دے

جزیرۃ العرب کے متعلق مرکزی کمیٹی نے اعلان کیا کہ ۱۶ نومبر کو یوم عرب منایا جائے اور ہفتہ بھر سرمایۂ خلافت جمع کیا جائے۔ ہمنے اس تحریک کو لبیک کہا۔ ۱۶ نومبر کے جمعہ میں حسب اعلان مرکزی کمیٹی دعا کی گئی۔ باقی کے متعلق خلافت کمیٹی سے ایک سوال حل کرانا چاہتے ہیں۔

تمہید خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا ایک واقعہ سب مسلمانوں کو معلوم ہے کہ خلیفہ کو خطبہ پڑھتے ہوئے حساب مانگا گیا تو انہوں نے کھڑے کھڑے جواب دیدیا۔ اس واقعہ کو مسلمان لیکچرار اپنے اسلاف کی حریت پسندی کے نمونہ میں پیش کیا کرتے ہیں اسلئے ہم بھی اسی قسم کا ایک سوال کرکے مرکزی خلافت کمیٹی سے جواب لینا چاہتے ہیں۔

گذشتہ ایام میں انگورہ فنڈ کیلئے لاکھوں روپیہ جمع ہوا۔ جو کچھ بھیجا گیا اُسکا حساب ہم نہیں پوچھتے ہاں جو رہا وہ کل ساڑھے سولہ لاکھ روپیہ تھا۔ جسکی بابت بھی آواز اُٹھنے پر جواب دیا گیا کہ روپیہ کو بنک نہیں لیتا۔ جواب اسکا بھی معقول دیا گیا۔ تو آخر یہ جواب ملا کہ سیٹھ چھوٹانی صدر کمیٹی نے تجارت پر لگایا تھا اُسمیں گھٹی ہو گئی۔ جب اسپر بھی غوغا اُٹھا کہ چونکہ یہ روپیہ اُنکے پاس امانت تھا اسلئے اسکے ذمہ دار وہ خود ہونگے نہ کہ فنڈ۔ تو یہ جواب ملا کہ انہوں نے اپنے دو کارخانے اس نقصان کے عوض میں کمیٹی کی تحویل میں منتقل کر دئے ہیں جنکی قیمت کا اعلان کیا گیا کہ ساڑھے آٹھ لاکھ اندازہ کیگئی ہے۔ اسکے بعد پھر کوئی آواز نہیں آئی۔

ہم اس سوال میں جانا نہیں چاہتے کہ سیٹھ صاحب نے اس فنڈ کے روپیہ کو کیوں اپنی تجارت میں لگا کر شرعی قاعدہ کے مطابق خیانت کی۔ کیونکہ ایسا کرنے کا فائدہ نہیں۔ ہاں مرکزی خلافت کمیٹی سے پوچھتے ہیں کہ دونوں کارخانے فروخت ہوئے یا نہیں؟ ہوئے تو کس قیمت پر؟ نہیں ہوئے تو کیوں نہیں ہوئے۔ اور وہ آجکل کسکی تحویل میں ہیں؟ اور یہ روپیہ وصول ہو کر انگورہ پہنچنے کی کہانتک امید ہے؟

امید ہے مرکزی کمیٹی اسکی جواب دہی سے جلد سبکدوش ہو گی۔

امرتسر میں کانگریسی ہفتہ

یوں تو کانگریس کا ایک جلسہ دہلی میں ہوا ہے اور آیندہ مقام کوکناڈا مدراس میں ہونے والا ہے۔ مگر امرتسر بھی خوش قسمت ہے کہ اس میں کسی نہ کسی بہانہ سے رونق ہو رہتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ امرتسر میں گویا کانگریس کا گذرا۔ بنگال کے سوا قریباً کل سرکردہ کانگریسی لیڈر ۱۲-۱۳ نومبر کو آ گئے۔ خوب جلسے ہوئے جلوس نکلے اصل میں کاروائی تو تھی سکھوں کی مگر اُنکے دیکھنے اور شاباش دیکھنے کو سب لوگ امرتسر میں جمع ہوئے تھے۔ ۱۳ نومبر کو سکھوں کا بہت بڑا جلوس نکلا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں اکالی اور گوردوارہ کمیٹی کے ممبر شریک تھے۔ بڑے بڑے جھنڈوں اور بورڈوں پر لکھا ہوا تھا کہ "یہ وہ کمیٹی ہے جسکو گورنمنٹ نے خلاف قانون قرار دیکر اسکے پہلے ممبروں کو گرفتار کیا ہے اب یہ کمیٹی اور اکالی دل سامنے پھرتے ہیں" یہ بورڈ اور جھنڈے بزبان حال یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

خطا ثابت کرینگے ہم کسی کی اور چھیڑینگے
سُنا ہے انکو غصہ میں لپٹ جانیکی عادت ہے

گورنمنٹ کو للکار للکار کر کہا جاتا تھا کہ ہمکو پکڑے۔ خدا جانے گورنمنٹ کس اصول حکمت پر کام کرتی ہے کہ سکھ اخباروں کو لکھنا پڑتا ہے کہ "گورنمنٹ کے تدبر کا دیوالہ نکل گیا"۔

سکھوں کی گوردوارہ کمیٹی کے بڑے بڑے ممبروں کو اسلئے گرفتار کیا تھا کہ انکی تحریک رک جائیگی۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ بجائے رکنے کے زیادہ گرم ہو گئی۔ اُدھر کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے بھی امرتسر میں فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ سکھوں کی اس کاروائی کو انکے ساتھ مخصوص سمجھنا چاہئے بلکہ سارے ملک کا یہ سوال ہے۔ اسلئے انکے اس کام میں مدد دیجائے۔ سکھوں کو سردست کسی دوسری قوم کی مدد کی ضرورت بھی نہیں نہ آدمی کی نہ روپے کی۔ صرف اخلاقی امداد کی ضرورت ہے۔ جسکے یہ معنی ہیں کہ جو امداد کی ہاں کرے اُسکا صرف اتنا فائدہ ہوگا کہ وہ حکومت کی طرف نہ ہوگا۔ ورنہ سکھوں کی جتھہ بندی اور نظام کار دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ اس قوم میں یہ قوت انتظامیہ اور تحمل کہاں سے آ گئے۔

لیڈروں میں مولانا ابوالکلام آزاد۔ لالہ لاجپت رائے۔ علی برادران (شوکت علی محمد علی) پنڈت موتی لال نہرو۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔ وغیرہ نے تقریریں کیں۔ جن سب کا خلاصہ سکھ قوم کی ثبات قدمی کی تعریف اور کام میں ہمدردی اور ہندو مسلمانوں کو ان سے سبق سیکھنے کی ہدایت تھی اسکے علاوہ ہندو لیڈروں نے ہندو ووٹروں کو ہدایت کی تھی کہ کونسلوں کیلئے ممبر اُن لوگوں کو کرنا جو تمہارے کام کے ہوں یعنی ہندو قوم کے حق میں مفید ہو سکیں۔ چنانچہ آجکل پنجاب بھر میں ہندو... کونسل وغیرہ کی حرکت بڑی تیزی سے ہو رہی ہے۔ ہر ایک امیدوار کے حامی بڑے بڑے اشتہار بازاروں میں چسپاں کر رہے ہیں جنمیں ووٹروں کو اپنی جانب مائل کیا جاتا ہے۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

بعض ہندوؤں اور ہندو اخباروں کے کلمات اور جذبات

مَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ

ہمیشہ سے قاعدہ کی بات ہے کہ نباہ اور ملاپ میں ہر فریق کو دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا پڑتا ہے جہاں یہ نہیں وہاں نباہ اور ملاپ بھی نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہم بعض ہندوؤں خصوصاً بعض ہندو اخباروں کی روش اسکے برخلاف پاتے ہیں۔

ناگپور میں جہاں گاندھی جی کے پیرو بہت زیادہ ہیں اور اثر بھی زیادہ ہے وہاں کا یہ حال ہے کہ مسلمان چاہتے ہیں کہ جس وقت ہم نماز پڑھتے ہوں ہماری مسجدوں

کے آگے سے اُسوقت ہندو باجا بجاتے ہوئے نہ گذریں۔ بلکہ باجا بند کردیں۔ حکام نے یہ درخواست منظور کرکے منع کردیا۔ مگر ہندوؤں نے اس نہایت ہی مناسب درخواست کا جواب یہ دیا کہ بعض ہندو بڑے بڑے معززین جتھے بنا بنا کر نکلتے اور حکام کی بے فرمانی کی وجہ سے گرفتار ہوتے گئے۔ کہتے ہیں کہ ہم چونکہ ہمیشہ سے ایسا کرتے آئے ہیں اسلئے ہم اپنا حق نہیں چھوڑینگے۔ آخر کار کسی مصلح کی کوشش سے دونوں میں مصالحت کرائی گئی۔

تار خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجودیکہ گرفتاریاں ہندوؤں کی ہوتی تھیں لیکن مسلمان ہی نرم ہوگئے۔

مگر اس صلح جویانہ روش کی خبر کو ہمارے پنجابی ہندو اخباروں نے (جنکو خدا جانے دو قوموں کی مصالحت سے صدمہ ہوتا ہے) مسلمانوں کی نرمی اور صلح جوئی کا جن لفظوں میں اظہار کیا ہے وہ الفاظ پورے کے پورے درج ذیل ہیں۔ لاہور کا ہندو اخبار پرتاب لکھتا ہے:-

ناگپور کے ہندو ستیہ گرہ میں کامیابی

یہ امر موجب مسرت و اطمینان ہے کہ ناگپور میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے اس سراسر ناواجب مطالبہ اور مقامی ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ کے اس نامناسب حکم کے خلاف کہ ہندو کبھی بھی مسجد کے پاس سے اوقات نماز میں باجا بجاتے اور بھجن وغیرہ گاتے ہوئے نہ گذریں۔ جو ستیہ گرہ شروع کر رکھا تھا۔ اب باہمی مصالحت سے بند ہوگیا ہے۔ چنانچہ ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تازہ تار مظہر ہے کہ ۱۱ نومبر کو ہندوؤں کے مذہبی جلوس باقاعدہ طور پر مساجد کے پاس سے گذرے۔ لیکن کسی مسلمان نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ اسلئے کوئی گرفتاری بھی عمل میں نہیں لائی گئی۔ ہندوؤں کو سمجھنا چاہئے کہ یہ کامیابی انہیں ایک باقاعدہ نظام میں اور متحد ہوکر کارروائی کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر وہ اسی طرح تمام قوم کو ایک شیرازہ میں باندھ لیں اور ہر ایک ہندو ایک دوسرے کے دکھ سکھ کو اپنا خیال کرے۔ تو آئے دن ہندوؤں کے لٹنے اور پٹنے کے جو رونگ نظارے دیکھنے میں آتے ہیں وہ کبھی بھی وقوع

پذیر نہ ہوں۔ ہندوؤں میں اتنی طاقت۔ دولت اور ہمت کی کمی نہیں جتنی کہ اتحاد و اتفاق کی اور وقت ضرورت مشترکہ مقابلہ کی اسپرٹ کی ہے۔ اگر وہ قومی مفاد سے متعلق معاملات میں اسی طرح سنگھٹت ہوکر کام کرنے اور ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے متحد ہونا سیکھ لیں۔ تو وہ ہندوستانی اقوام کی صف اول میں ایک ذی عزت جگہ حاصل کرسکتے ہیں۔ ہمیں ایسوسی ایٹڈ پریس کے اس تار سے یہ معلوم کرکے بھی خوشی ہوئی ہے کہ ۱۱ نومبر کو ناگپور میں ہندوؤں کے ایک جلسہ میں جس میں مسٹر بی سام چیف نویس اور راجہ لکشمن راؤ بھونسلے بھی شامل تھے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہندو دھرم اور ہندوؤں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہندو سنگھٹن سبھا قائم کیجائے۔ دیگر مقامات کے ہندوؤں کو بھی اپنے ناگپوری بھائیوں کی اس نیک مثال کی تقلید کرنی چاہئے۔ اب محض زبانی جمع خرچ سے کچھ نہ بنیگا۔ اب میدان عمل میں اُترنے کی ضرورت ہے۔

اہلحدیث اس صاف مشتعل انگیز تحریر پر خود ہی کہتے ہیں:-

"باہمی مصالحت سے بند ہوگیا جب مسلمانوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا"

پھر خود ہی ہندوؤں کی اس ہٹ اور ضد کو قابل تقلید بتاکر سب ہندوؤں کو آمادہ کرتا ہے کہ وہ بھی ہر جگہ جہاں مسلمانوں سے انکا ساتھ ہو بجائے رواداری کے اپنے سنگھٹن کے گھمنڈ میں ضد اور ہٹ سے کام لیا کریں۔

پنڈت مالوی جی سے ہماری ملاقات ہو تو ہم اُن سے پوچھیں کہ یہی وہ سنگھٹن ہے جسکی بابت آپ فرمایا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس سے خوفزدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

یہ تو ہم نے ہندوؤں کی اصلاح کے لئے بنایا ہے مگر ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو یہی کہینگے۔ کہ آپ لوگ اسلامی تعلیم کے مطابق رواداری اور احسان کو کبھی نہ چھوڑیں۔ انکی وہی عادت ہے۔ تو تمہاری یہی شان ہے۔

انڈیپنڈنٹ کے نمائندہ کی ملاقات

(مولانا شوکت علی سے)

انڈیپنڈنٹ کا ایک نمائندہ مولانا شوکت علی کے کثیر مشاغل کے باوجود الحمدللہ چند لمحہ کی ملاقات کرنیکا فخر حاصل کرسکا اس اثناء میں ان سے ملک کی موجودہ سیاسی حالت کے متعلق صاف صاف گفتگو ہوئی۔ نمائندہ مذکور نے مولانا سے دریافت کیا کہ آپکا ملک کی موجودہ حالت کے متعلق کیا خیال ہے اور اس نازک حالت سے نجات پانیکی کیا سبیل ہے؟

جناب مولانا نے جواب دیا کہ میں اس قسم کی باہمی مخالفتوں سے پریشان ہوگیا ہوں۔ وہ قوم جہاں زنجیر ذلکو توڑنا چاہتی ہے جنہوں نے اسے نکبت و پستی کی حالت میں مقید کر رکھا ہے تو اسکو چاہئے کہ اپنے چھوٹے چھوٹے ذاتی اختلافات کو دور کرے اور ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر اپنی تمام قوت کو دشمن کے دروازہ پر ختم کردے۔ میں اسکے لئے تیار نہیں ہوں کہ ہر قوم کی بھلائی اور کامل آزادی کے سوراج کے فوائد و نقصانات پر بحث کروں۔ جو پانی بارود کے کنوؤں سے نکالا گیا تھا وہ ابتک گرم ہے۔ اس قوم سے جرأت کامل کی باتیں کرنا جو ابتک بلیغ کمروں میں ملبوس ہو یاوہ گوئی ہے اپنی ذات کے متعلق تو میں یہ کہتا ہوں کہ میں ایک باغی کی حیثیت سے گولی کھانے کیلئے تیار ہوں۔ ہر شخص کو اپنے طریقہ پر چلنے دینا چاہئے جو لوگ پھانسی کیلئے تیار ہوں انکو سیدھا پھانسی تک جانا چاہئے اور جو لوگ جیلخانہ کیلئے تیار ہوں انہیں آزادی کے معابد میں بھیجا جانا چاہئے۔ اور جو ان دونوں میں سے کچھ نہیں کرسکتے انہیں چرخہ کاتنا چاہئے۔ ہمارا قائد ایک ایسا شخص ہے جو مجسمہ صبر ہے ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں زیادہ خرابی نہیں ہے۔ بالآخر انہوں نے نہایت درد بھرے الفاظ کے ساتھ مہاتما جی کی حالت کا تذکرہ کیا اور کہا کہ میں شانت مئی کے حکم کیلئے اپنا خون اپنی ہڈیاں اور اپنے شرائن دینے کو تیار ہوں۔ اسلئے کہ ان کے بعد ہندوستان ایکدن زندہ نہیں رہ سکتا۔ اخبار موصوف کا ایک اور نمائندہ مولانا شوکت علی سے ملا تو آپنے مندرجہ ذیل پیغام خصوصی دیا۔

کانگریس اور خلافت کے کارکنو! اور ہندوستان سے محبت کرنے والو! اپنے مذہب اور اپنے ملک کی عزت کیلئے شانہ بشانہ کھڑے ہو جاؤ۔ خدا کیواسطے ایک دوسرے کو برا کہنا اور نکتہ چینی کرنا چھوڑدو خدا کیواسطے ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرو۔ اپنی کشتیوں نہیں۔

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث عرصہ سے اپنے اخبار کی اشاعت سے بے خبر ہیں۔ توجہ کرکے مہربانی سے اپنا فرض ادا کریں۔

ایک قومی سوال (کوئی صاحب جواب دیں) ایک قوم جو زیادہ تر پنجاب میں پائی جاتی ہے اور جو کہ علم، شرافت میں مسلمانوں کی ایک مایۂ ناز قوم ہے "خواجہ" کہلاتی ہے۔ کہتے ہیں کسی زمانہ میں جسکو بہت زیادہ مدت نہیں گذری اس قوم کے بزرگ ہندو تھے اور جب وہ مسلمان ہوئے تو انہیں اعزازاً خواجہ کا خطاب دیا گیا۔ چنانچہ ابتک اس قوم کے قبائل خواجہ روڑے، خواجہ مہتر، خواجہ سہگل وغیرہ ہندو ذاتوں سے نسبت رکھتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ ہندوستان کی بہت سی دوسری ہندو قوموں سے جو مسلمان ہو گئی تھیں خاص اس قوم کو اعزازاً یہ خطاب کیوں دیا گیا۔ نیز تاریخی طور پر یہ معلوم کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ کیا یہ تمام قوم ایک ہی وقت مسلمان ہوئی تھی؟ کس بادشاہ کے وقت یہ قوم مسلمان ہوئی خواجہ کا خطاب کس بادشاہ نے عنایت کیا؟ اس عنایت کی وجہ؟ نیز میں نے ریاست بہاولپور کے ایک ضلع میں خاکروب قوم جسکو عام طور پر پنجاب میں مصلی کہتے ہیں کو بھی خواجہ کہلاتے سنا ہے۔ مگر آگے مہتر، روڑے وغیرہ کچھ نہ تھا۔ اسیطرح میں نے بعض شہروں میں یہ بھی رواج دیکھا ہے ایک خاص قسم کی دکان نکالنے پر لوگ دکاندار کو خوجہ کہتے ہیں۔ کیا ان لوگوں خصوصاً خاکروب خوجہ کہلانیوالوں کا بھی تاریخی طور پر کچھ اسی قوم سے تعلق ہے۔ یا نہیں۔ (عہ، داخل غریب فنڈ)

بندہ (فضل الٰہی پوسٹ بکس ۲۳۱۴ کلکتہ)

احباب کو اطلاع اکثر احباب نے میری خیریت پرسی کی ہے اور مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی کا حال دریافت فرمایا ہے میں انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ قبول ہو۔ جواباً عرض ہے کہ الحمدللہ اب اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دو دن جگی ہیں صرف ایک ذہنی تکلیف اور ضعف ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ بفضلہ تعالیٰ میں درس بھی دیتا ہوں اور خاکسار کے معین ہوکر مولانا عبدالوہاب صاحب مغولی

ڈومریاوی بہاری سابق مدرس اول مدرسہ احمدیہ دربھنگہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی میں تشریف لائے ہیں۔ اسوقت اس مدرسہ میں آٹھ مدرس ہیں۔ تعلیم بھی موافق نصاب ہو رہی ہے والسلام خیر ختام۔ (نیازمند ابوطاہر بہاری عفی عنہ مدرس اول مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی صدر بازار)

میرے ارادۂ حج پر بعض احباب نے جوش محبت سے یہاں تک لکھدیا ہے کہ یہاں کا کام آپ کے حج سے مقدم ہے۔ میں اسکو جوش محبت جانتا ہوں۔ ہاں بعض احباب نے بطیب خاطر اجازت دی ہے مگر اس شرط سے کہ دفتر کا انتظام معقول ہو۔ میں اس فکر میں ہوں خدا کا کام خدا خود کرتا ہے۔

غریب فنڈ میں از فتوئے فنڈ سے ۲/ از ماسٹر رحمت اللہ صاحب از پورٹ بلیر (کالاپانی) عہ، از شہاب الدین علی صاحب مہلہ قلابہ عہ، بقایا ۱۳/ کل ... از سائلین ہ، سید احمد شاہ ساکن بھاماں ... عہ، رحیم بخش بہاولپور عہ، ابراہیم دہلی عہ، محمد عیسیٰ بوگی عہ، محمد حاجی گل درباوہ عہ، عبدالرشید ... چک عہ، ابوالحسن تہت خرد عہ، حاجی قطب الدین عہ، ابوبکر بدوڑ عہ، عبدالعزیز راجپوت دودوکی عہ، خلیل احمد عہ، فضل مبین فاضلکا عہ، فیاض الدین بٹالہ عہ، شیخ فضل کریم موضع گروٹھ عہ، کل ... میزان کل ... قیمت اخبار بنام ۱۳ سائلین ... باقی ... ۱۳ سائلین کے نام سال کیلئے اور ایک سائل کے نام چھ ماہ کیلئے اخبار جاری کیا گیا۔ نمبر سائلین ۱۰۵ ہ

ایک امام کی درخواست مندرجہ ذیل درخواست واقعی قابل قبول ہے۔ (ابوالوفاء)

جناب من! میری تفسیر معالم التنزیل چوری ہو گئی ہے میں غریب آدمی ہوں خرید سکتا نہیں۔ مجھے ترجمہ خوانی اور وعظ گوئی کیلئے اس تفسیر کی بہت ضرورت رہتی ہے۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھے دیدیں تو ثواب عظیم پا دیں۔

(عبداللہ امام مسجد لوہاراں بٹالہ)

فتح المغیث اصول حدیث کی سخت ضرورت ہے کسی صاحب کو اس کے ملنے کا پتہ معلوم ہو تو ۴

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰)

یہ سوال ہم دونوں (اسلام اور سماج) کے ٹھنڈے دل سے سوچنے کے قابل ہے (مفصل کیلئے ہمارا رسالہ حدوث دنیا دیکھئے)

(ب) کسی شے کی صفات کا مفہوم سمجھنا مقدم ضروری ہے۔ ایک برف کی ڈلی ہے اسمیں ٹھنڈک کی صفت ذاتی ہے مگر اسکی ٹھنڈک کسی چیز تک پہنچتی نہیں تاہم اسمیں ٹھنڈک کا وجود ہے۔ اسکے بعد ایک شخص اسکو ہاتھ میں اٹھاتا ہے تو اسکا تعلق اسکے ہاتھ سے ہوتا ہے یہ دوسرا درجہ ہے۔ ان دونوں درجوں میں ٹھنڈک کا ثبوت ملتا ہے فرق یہ ہے کہ پہلے میں ذاتی ثبوت ہے۔ دوسرے میں متعدی۔ خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کی مثال پہلی قسم ہے۔ اسکی تاثیر کی مثال ثانی ہے۔ اسکی مفصل بحث ہمارے مباحثہ الہامی کتاب میں دیکھئے۔ واللہ اعلم

(عہ، داخل غریب فنڈ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

عوام کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ امسال کرسمس اور نئے سال کی تعطیلات میں نارتھ ویسٹرن ریلوے لائن پر ۱۰۰ میل سے زیادہ سفر کیلئے واپسی ٹکٹ جاری کئے جائینگے۔ یہ ٹکٹ ۱۸ دسمبر سے لیکر ۳۱ دسمبر ۱۹۲۳ء تک ملسکتے ہیں۔ اور ان کی میعاد ۷ جنوری ۱۹۲۴ء تک ہوگی۔ فرسٹ اور سکینڈ کلاس ٹکٹ ۱½ حصہ کرایہ ادا کرنے پر اور انٹر کلاس ٹکٹ ۸ پائی فی میل کے حساب سے مل سکتے ہیں۔

دستخط دفتر

دی۔ ایچ۔ بولٹن صاحب بہادر ٹریفک منیجر لاہور

ٹریفک منیجر مورخہ ۵ نومبر ۱۹۲۳ء

۴ براہ ہمدردی اطلاع فرمادیں۔ ممنون ہونگا۔

(خالد۔ از بھوپال۔ اتوا)

— جناب بلکہ کوات وغیرہ میں بھی خوجہ کہتے ہیں۔ (اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

صدر خلافت کمیٹی ناگپور نے جو برقی پیام غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ اسکا جواب غازی ممدوح نے ان لفظوں میں دیا ہے۔

میرا شکریہ قبول فرمائیے۔ میں تمام عالم اسلام کے وقار اور اقتدار کیلئے بہترین تمنائیں رکھتا ہوں ؛

سرفروشان فلسطین کا پروگرام الخبر لکھتا ہے جدید قومی جماعت نے کانگرس میں متفقہ طور پر ایک نظام عمل منظور کیا ہے۔ بالفور اعلان کو مسترد کر دیا ہے اور فلسطین کے عربوں کے متعلق ایک اعلیٰ پالیسی تجویز کی ہے۔

حکومت برطانیہ اور عرب حکومت برطانیہ نے اعراب فلسطین کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو فلسطین میں ایک عربی ایجنسی بھی اسطرح قائم کر دی جائے جسطرح کہ یہودی ایجنسی قائم ہے مگر عربوں نے اس تجویز کو ٹھکرا دیا تھا۔ لہذا وزیر نوآبادی نے فلسطین کے کمشنر اعلیٰ کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ اب حکومت کیلئے بجز اسکے اور کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ کہ وہ ملک پر اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرے۔ خواہ وہ امداد و اعانت جسکی حکومت کو عربوں کی طرف سے توقع تھی حاصل ہو یا نہ ہو۔

جرمنی حکومت ان افواہوں کی سرکاری طور پر تردید کیگئی ہے کہ سابق قیصر جرمنی کو واپس آنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

سابق ولیعہد جرمنی اپنی جاگیر واقع اوئیلز میں پہنچ گئے ہیں۔

گذشتہ فسادات یونان کے سلسلہ میں جنرل لیونا نڈوپولس اور جنرل جوجالیہ۔ میجر آفرامپوس اور نکولارس کو سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ اور بہت سے دیگر اعلےٰ افسران کو حبس دوام یا دیگر بڑی سزاؤں کا حکم سنا دیا گیا۔

فرانس کی پبلک اکتا گئی جرمنی نے فوجی قبضہ کی اجازت اور سابق ولیعہد جرمنی کے معاملہ میں اتحادی معاملات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسوجہ سے اتحادی حلقوں میں شدو مد کے ساتھ بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری ہے۔ جرمنی کے موجودہ رویہ سے جو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اُسکا مقابلہ کرنے کیلئے لوگوں میں ارتباط اور اتفاق موجود ہے۔ اطلاعات سے مترشح ہوتا ہے کہ فرانس فرنکوٹ کی طرف مارچ کریگا۔ جنوبی اور شمالی جرمن کے درمیان ریلوے لائن کے سلسلہ کو کاٹ ڈالیگا۔ اور اپنے قبضہ کو دریائے ویلن تک وسعت دیگا۔

نوبل پرائز مسٹر ڈبلیو بی ییٹس کو ادب میں نوبل پرائز ملا ہے۔

افغانستان میں برقی پیام رسانی پائنیر کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے فیصلہ کیا ہے کہ کابل اور قندھار کے درمیان برقی پیام رسانی کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ کراچی کی ایک کمپنی کو اس کام کا ٹھیکہ دیدیا گیا ہے۔ تین سو میل کے فاصلہ کیلئے ۱۸ لاکھ روپے لاگت ہے۔ بمقام ہرات کے متعلق فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ کہ آیا اسے بھی اس سلسلہ میں شامل کیا جائیگا یا نہیں۔

افغانستان میں بالشویک پروپگنڈا معلوم ہوا ہے کہ شمالی افغانستان میں بالشویک پروپگنڈا کی بہت زیادتی ہو گئی ہے۔ روسی وزیر متعینہ کابل ماسکو روانہ ہو گئے ہیں۔

سابق امیر کابل کا انتقال ۱۵ نومبر کی صبح کو سابق امیر کابل سردار محمد یعقوب خاں صاحب بمقام ڈیرہ دون انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امرتسر میں لیڈروں کا اجتماع ۱۲ نومبر کو امرتسر میں لیڈران کانگرس نے ایک مقام پر مجتمع ہو کر اکالیوں کی حالت پر باضابطہ گفتگو کی۔ اور یہ تجویز منظور ہوئی۔

یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور اکالی دل پر گورنمنٹ کا حملہ تمام ہندوستانیوں کی غیر اشتدادی سرگرمیوں کے لئے آزادی انجمن کے حق کو ایک براہ راست چیلنج ہے۔ اور اسکا یقین کر کے کہ یہ ضرب آزادی کی تمام تحریکوں پر لگائی گئی ہے۔ سکھوں کی حمایت کا فیصلہ کرتی ہے۔ اور ہندو، مسلمان، عیسائی، پارسی۔ اور تمام باشندگان ہند سے مطالبہ کرتی ہے کہ موجودہ جدوجہد میں سکھوں کی ہر ممکن امداد کریں۔

پنجاب کے انتخابات ذیل کے حلقوں کے متعلق جو بذریعہ ڈاک ووٹ دینگے۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ ووٹ شماری ۲۰ دسمبر کو ہوگی۔ ووٹ شماری کے اوقات اور مقامات ہر ایک حلقہ کے سامنے دئے جاتے ہیں۔

لیجسلیٹو اسمبلی حلقہ زمینداران پنجاب۔ بوقت ۱۱ بجے صبح۔ مقام دفتر فنانشل کمشنر پنجاب لاہور۔

لیجسلیٹو کونسل

سکھ زمینداران۔ ۱۱ بجے صبح دفتر ڈائرکٹر انڈسٹریز پنجاب لاہور۔

پنجاب یونیورسٹی ۱۰ بجے ۔ ۔ سینٹ ہال لاہور۔

پنجاب چیمبر آف کامرس اور ٹریڈ ایسوسی ایشن } ۱۱ ۔ ۔ دفتر رجسٹرار کوآپریٹیو سوسائٹیز پنجاب لاہور

(مظفر خان کمشنر انتخابات پنجاب لاہور ۱۶-۱۱-۲۳)

اکالی لیڈروں کا مقدمہ معلوم ہوا ہے کہ اکالی لیڈروں کے مقدمہ میں جو زیر دفعات ۱۲۱ ب سازش اور ۱۳۱ الف تعزیرات ہند چلائے گئے ہیں۔ عدالت نے گورنمنٹ کی منظوری کیلئے لکھا ہے۔ اور چونکہ معاملات کو درمیں اسلئے حسب ضرورت دفعات ۱۹۶ و ۲۳۹ قانون فوجداری کی امید ہے کہ جلد تازہ منظوری آجائیگی۔

ملتان کے مقدمۂ قتل کا فیصلہ ابھی کوئی ماہ ہوا کہ ہندو مسلم فساد کے مقدمۂ قتل میں جو زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند (ارادہ قتل) چار ہندو ملزمان پر چلایا گیا تھا۔ دو ہندو بری کر دئے گئے۔ اور باقی دو کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ ان دونوں نے اس حکم کے خلاف اپیل دائر کر دیا ہے جسے مسٹر انڈرسن سشن جج ملتان نے اپیل منظور کر لیا۔ اور ان ہر دو ملزمان کو بھی بری کر دیا۔

رفعت پاشا جو استنبول میں اتحادی کمشنروں کے مقابلہ میں ترکوں کے زبردست نمائندہ تھے۔ چند ہفتوں سے

ahmadimuslim.de

افتتاح

مدرسہ انوار الاسلام پھاٹک حبش خان دہلی

للدرس الرجال والصبیان والنسوان

حضرات! اشاعت اسلام کی جو جو کمزوریاں ہندوستان میں واقع ہوئی ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلم کی علت غائی صرف اشاعت دین متین وتبلیغ شریعت طاہرہ ہی سمجھا جاتا تھا شب و روز یہی کام تھا۔ مال وجان اسپر تصدق کرنے کے اصلی شغل و مدار نجات اسی کو گردانتے تھے۔ مگر جوں جوں خیر القرون سے بُعد ہوتا گیا اسیقدر تسہل و تکاسل غفلت وجہالت کا سیلاب یوماً فیوماً بڑھتا گیا۔ حتے کہ اب اشاعت اسلام کا خیال عوام تو عوام خواص سے بھی کنارہ ہوتا چلا۔ واقعی سچ کہا مولانا حالی نے ؎

جو کچھ ہے یہ سب اپنے ہی ہاتھوں کی ہے کرتوت ٭ شکوہ ہے زمانہ کا نہ قسمت کا گلہ ہے

آہ۔ انا للہ۔ واقعی ہمت اور استقلال ہی ترقی کا زینہ ہے۔ فرمان خداوندلم یزل لیس للانسان الا ما سعیٰ باواز بلند پکار پکار کر سُنا رہا ہے کہ تم مردِ میدان ہو سعی تبلیغ کرو لنگر اُٹھاؤ وہ حقیقی کارساز کشتی کو بسلامت ساحل پر پہنچا دیگا۔ لہٰذا ہم نے اب اپنی زندگی کا بیمہ اس کار خیر کے لئے کردیا۔ اور اس بات کا تہیہ کرلیا ہے کہ اپنے اوقات وعمر کو ایسے کار خیر میں صرف کردیا جاوے۔ اللھم تقبل منا۔ آمین۔ وبہ نستعین۔ مدرسہ ہذا یتامیٰ ومساکین وغربا کیلئے ملجا وماویٰ بنا ہوا ہے جو اظہر من الشمس ہے۔ جسمیں خورو نوش وکتب درسی وغیرہ ولوازمات زندگی مہیا کیجاتی ہیں ہر ایک فرزند اسلام اور بہی خواہ شریعت خیر الانام کا فرض ہے کہ مالی وبدنی خالصاً لوجہ اللہ ومرضات اللہ امداد واعانت فرماکر ان تنصروا اللہ ینصرکم کے مصداق بنکر ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین کے عامل صادق اور واللہ عندہ اجر عظیم کے سچے مستحق بنیں۔

المشتہر

ابو محمد عبد اللہ مہتمم مدرسہ ہذا دہلی

٣٦/٥١

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۱۰ پاؤ بھر ۱۸ ممالک غیر سے محصول علاوہ مطبوعہ فہرست شہادات مفت۔ ناظرین اہلحدیث قریباً اٹھارہ سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

طب یونانی اور ہندی مجربات کی بے نظیر کتاب

۱۲

گنجینۂ مجربات

دھڑا دھڑ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے جسمیں جملہ امراض کے نہایت عمدہ اور مجرب نسخے جمع کئے گئے ہیں خفیہ اور غیر خفیہ امراض کے بجا اس سے بلا طبیب کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں طبی کانفرنس نے اسے بہترین تصنیف سمجھکر سند عطا فرمائی ہے اسپر بھی پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے حجم ۳۰۰ صفحہ سائز کتابی قیمت عہ مجلد عہ۔ محصول علاوہ۔

سستی کمزوری ناطاقتی کا بہترین علاج

ہمارے ہاں ایک کھانے دوسری خارجی استعمال کی ایسی بے نظیر دوا موجود ہے جس سے مایوس سے مایوس شخص دنوں میں اپنی گم شدہ طاقت اور کھوئی ہوئی جوانی کو واپس بحال کرسکتا ہے۔ ادویات بالکل بے ضرر اور نہایت عمدہ ہیں۔ قیمت فی پیکٹ (عہ)

طبیب حاذق ڈاکٹر دلبر حسن خان بمبئی

سند وتمغہ یافتہ۔ مہتمم شاہی مطب پٹیالہ

ماہوار رسالہ "النذیر" بالکل مفت

معززناظرین! رسالہ "النذیر" زیر ادارت مولوی محمد عبد الغنی صاحب چک رجادی بڑی آب وتاب سے شائع ہو کر آپکے ہاتھوں میں جلد پہنچنے والا ہے صرف آپ کے خطوط خریداری کا انتظار ہے۔ بس آپ جلدی کیجئے آج ہی درخواست خریداری فوراً بھیج دیجئے۔ تاکہ آپ کے ہاتھوں میں یہ گوہر جلد پہنچ جائے یہ رسالہ گیا ہے اسم باسمّٰی ہے اسکا نام ہی مقصد بتلا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نذیر بے نظیر ہوگا۔ مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگانیوالا۔ ان مضامین سے لبریز ہوا کریگا۔ اشاعت توحید وسنت۔ تردید شرک و بدعت۔ ترغیب والترہیب۔ بزرگان دین کے حالات۔ تاریخی واقعات۔ علامات قدرت وعجائبات۔ ملکی خبروں کا لب لباب۔ اسکا سالانہ چندہ صرف دو روپے آٹھ آنے (۲؎) معہ محصول ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہر ایک خریدار کو جسکی قیمت پیشگی یا بذریعہ وی۔ پی۔ وصول ہو جائیگی اسکو ہماری مجرب دوا "العجیب" کی سو تولہ خوراک جسکی قیمت دو روپے (۲) ہے مفت بھیجی جائیگی۔ اس لحاظ سے گویا آپکو یہ رسالہ بالکل مفت پڑیگا۔ العجیب ان امراض کے لئے مفید ہے۔ وجع المفاصل۔ ذات الجنب۔ بخار۔ سوء ہضم۔ درد سر۔ درد گوش۔ درد دانت۔ درد جگر۔ درد ران۔ پٹھوں کی ناطاقتی۔ پاؤں کی جلن۔ [illegible] کا درد۔ بلکہ ہر ایک درد کیلئے مفید ہے۔ پسینہ خوب لاتی ہے۔ بس آپ جلدی درخواست خریداری بھیجئے۔ اور الدال علی الخیر کفاعلہ کو مدنظر رکھکر اپنے احباب کو بھی اطلاع کر کے اسکی خریداری کی خوب رغبت دیجئے۔ اس رسالہ کا ہر ایک مسلم کے گھر میں پہنچنا ضروری ہے۔ تمام درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مینجر "النذیر" چک رجادی ڈاکخانہ لالہ موسٰے ضلع گجرات پنجاب

سوزاک

نیا ہو یا پرانا

صرف ایک ہفتہ میں صحت کی گارنٹی

بغیر تکلیف کے پہلی ہی خوراک میں ریم پیپ کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ پیشاب صاف کھلکر آنے لگتا ہے۔ سوزش و جلن ایک روز میں غائب ہو جاتی ہے۔ قیمت (عہ)

کارخانہ فقیری ادویات نمبر ۳۳ لہیریا سرائے

(دربھنگہ بہار)

برص پھلبہری

فقیری نسخہ — برص پھلبہری کی اکسیر

[illegible]

عطیہ درویش [illegible]

بہار حسن [illegible]

شاہ ابو المسعود محمد عبد الحفیظ النعمانی منبشہ

دربھنگہ بہار

ڈاکٹر [illegible] صاحب کا ایجاد کردہ

ہندوستانی [illegible] کا سرمہ

امراض چشم کے واسطے [illegible]

ایک ماشہ سرمہ برائے آزمائش مفت روانہ کیا جاتا ہے

قیمت فی تولہ صرف ایک روپیہ (عہ) [illegible]

سخی برادرس اودھ فارمیسی ہردوئی

بالکل مفت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت عمدہ خوبصورت اور مفید کتاب "گلدستہ بہار عیش" بالکل مفت طلب کریں۔ تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ

جنرل منیجر دی مشتاق سنیاسی

بٹالہ ضلع گورداسپور

تقابل ثلاثہ

قرآن مجید۔ انجیل اور توریت کا مقابلہ۔ قیمت (۸؎) جلد طلب کریں (نمبر [illegible])

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اکسیر پُرتاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ یہ روغن بیشتر امراض مثل فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ رعشہ۔ تشنج۔ زکام۔ کھانسی۔ لرزہ۔ ڈبہ اطفال۔ درد سینہ۔ درد جگر۔ درد قولنج۔ [illegible] نیش عقرب۔ ورم ہر قسم خارش۔ درد دندان۔ درد گوش۔ ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تفصیل اشتہاروں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ ماشہ (۸؎) آٹھ آنہ فی شیشی بارہ آنہ بڑی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول۔

حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ

ڈاکخانہ مرادپور ضلع [illegible]